امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت، کرامات، شان و عظمت اور ملفوظات پر مشتمل کتاب

فیضانِ امام غزالی (رحمۃ اللہ علیہ)

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ فیضانِ اولیاء و علما

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ امام غزالی

درود شریف کی فضیلت

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: بروزِ قیامت لوگوں میں میرے قریب تر وہ ہو گا، جس نے مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

یہ اجنبی ہے کون؟

جامع مسجد دمشق کے پاس سُمَیْسَاطِیَّہ[2] نامی ایک خانقاہ تھی۔ اس خانقاہ میں ایک ایسا شخص بھی رہا کرتا تھا جسے دنیا کی لذتوں اور رنگینیوں کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ وہ معمولی لباس پہنتا اور خانقاہ کے وضو خانے صاف کیا کرتا تھا۔ خانقاہ اور اس کے ارد گرد رہنے والوں میں سے کوئی بھی اس شخص کے بارے میں نہ جانتا تھا کہ یہ کون ہے؟ کہاں سے اور کیوں آیا ہے؟ اس کی ظاہری حالت بھی کچھ ایسی تھی کہ کسی

---

1 . . . ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴

2 . . . ابو القاسم علی بن محمد سلمی حبشی سمیساطی دمشق کا بہت بڑا رئیس تھا جب یہ دمشق آیا تو اس نے یہ خانقاہ خرید لی۔ اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے اس خانقاہ کو سمیساطیہ کہا جاتا ہے اور سمیساط ایک قلعے کا نام ہے جو قلعۂ روم اور ملطیہ کے درمیان نہرِ فرات پر قائم ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، عبد العزیز بن مروان۔۔۔الخ، ۵/۲۳۷، الدارس في تاریخ المدارس، الخانقاہ السمیساطیة، ۲/۱۱۸)

www.dawateislami.net

کو اس کے بارے میں جاننے کی کوئی جستجو نہ تھی، شاید وہ خود بھی یہی چاہتا تھا۔ ایک مرتبہ یہ شخص جامع مسجد اُموی کے صحن میں (غور وفکر میں) مشغول تھا جبکہ علماء و مفتیانِ کرام کی ایک جماعت وہیں قریب ہی چہل قدمی کر رہی تھی۔ اچانک ایک دیہاتی آیا اور ان مفتیانِ کرام سے ایک سوال پوچھا۔ سوال اتنا پیچیدہ تھا کہ یکے بعد دیگرے سب نے لاعلمی کا اظہار کیا اور کوئی بھی اس کے سوال کا جواب نہ دے سکا۔ سادہ اور معمولی لباس میں ملبوس وہی اجنبی شخص خاموشی سے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ جب اس نے محسوس کیا کہ کسی کے پاس اس دیہاتی کے سوال کا جواب نہیں ہے تو اُس نے سوال کرنے والے دیہاتی کو محبت سے اپنے پاس بلایا اور اُس کے سوال کا جواب بتادیا۔ اس اجنبی کی گفتگو سُن کر دیہاتی مذاق اڑانے لگا: ''جس سوال کا جواب بڑے بڑے مفتیوں نے نہیں دیا تم کیسے دے رہے ہو۔'' وہاں موجود علماء و مفتیانِ کرام یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے۔ دیہاتی کو اس فقیر کا مذاق اڑاتے دیکھ کر انہوں نے اسے اپنے پاس بُلایا اور معاملہ دریافت کیا تو دیہاتی نے ساری گفتگو ان کے گوش گزار کر دی۔ مفتیانِ عظام دیہاتی کی بات سن کر حیران رہ گئے کیونکہ یہ اجنبی تو ''**گدڑی کا لعل**'' ثابت ہوا کہ جس سوال کا جواب دینے سے علماء و مفتیانِ کرام عاجز تھے اِس نے پلک جھپکنے میں حل کر دیا۔ وہ اُس اجنبی کے پاس آئے تو اُنہیں معلوم ہوا کہ ایک عرصے سے وضو خانوں کی صفائی کرنے والا یہ اجنبی اپنے زمانے کا زبردست زاہد و عابد اور نامور عالِمِ دین ہے۔ انہوں نے درخواست کی کہ ''آپ ہمارے لئے ایک علمی نشست کا انعقاد فرمائیے۔'' لیکن وہ عالِمِ دین شہرت

www.dawateislami.net

وناموری ترک کر چکے تھے اس لئے رات کے اندھیرے میں خاموشی سے اس شہر کو خیر باد کہا اور کسی نامعلوم مقام کو اپنا مسکن بنالیا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شان و شوکت اور جاہ و منصب کو رضائے الٰہی کے لئے ترک کرنے والے، گمنامی کا لبادہ اوڑھے وضو خانوں کی صفائی کرنے والے اُس اجنبی عالمِ دین کو دنیا حجۃُ الاسلام حضرت سیّدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی طوسی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نام سے جانتی ہے۔

ولادتِ باسعادت

حضرت سیّدنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ۴۵۰ھ مطابق 1058ء میں خُراسان کے ضلع طُوس کے علاقے طَابَران میں پیدا ہوئے۔[2] خراسان ایران کے مشرق میں واقع ایک وسیع صوبہ تھا۔ موجودہ خراسان میں قدیم خراسان کا نصف بھی شامل نہیں، کچھ افغانستان اور کچھ دیگر ممالک میں شامل ہو چکا ہے۔[3]

نام و نسب اور کنیت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اسمِ گرامی محمد تھا۔ آپ کے والد اور دادا جان کا نام بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک نام پر محمد رکھا گیا تھا، اس لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا سلسلۂ نسب محمد بن محمد بن محمد بن احمد طوسی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کنیت

---

1 ۔۔۔ طبقات الشافعیۃ الکبری، الطبقۃ الخامسۃ، محمد بن محمد۔۔۔الخ، مبدأ طلب حجۃ الاسلام العلم، ۱۹۸/۶

2 ۔۔۔ اتحاف السادۃ المتقین، المقدمۃ، الفصل الثانی فی بیان مولدہ۔۔۔الخ، ۹/۱، معجم المؤلفین، محمد الغزالی، ۶۷۱/۳

3 ۔۔۔ اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، ۹۰۶/۸تا۹۰۷ ملخصاً

www.dawateislami.net

ابو حامد ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے بچوں کا نام ”محمد“ رکھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”جس کے ہاں بیٹے کی ولادت ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے گا اللہ پاک باپ اور بیٹے دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔“[2]

ایک حدیثِ قدسی میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”میں نے اپنے ذمۂ کرم پر لے رکھا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو اسے جہنم میں داخل نہیں کروں گا۔“[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

القابات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کسی شخصیت کے اوصاف اس کی پہچان بن جاتے ہیں اور اسی وصفی پہچان کی وجہ سے اس شخصیت کو عمدہ سے عمدہ القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مبارک ذات کثیر علوم وفنون کی جامع تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اس وصف کی وجہ سے آپ

---

1 . . . سیر اعلام النبلاء، الغزالی۔۔۔الخ، ۱۴/ ۳۲۰

2 . . . کنز العمال، کتاب النکاح، الباب السابع فی بر الاولاد۔۔۔الخ، الفصل الاول۔۔۔الخ، الجزء:۸، ۱۶/ ۱۷۵ حدیث: ۴۵۲۱۵

3 . . . فردوس الاخبار، باب الیاء، ۲/ ۵۰۳، حدیث: ۸۵۱۵

بچوں کے ناموں کی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”نام رکھنے کے احکام“ اور امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ”نام کیسے رکھے جائیں؟“ کا مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا لقب **اِمَامُ الْبَحْر** (یعنی علوم و فنون کے امام) ہوا، مضبوط دلائل سے فلاسفہ کے باطل نظریات کارد فرمایا اسی لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ وصف "**زَیْنُ الدِّیْن**" اور "**حُجَّۃُ الْاِسْلَام**" (یعنی دین کی زینت اور اسلام کی دلیل) کے نام سے مشہور ہوا۔ دور دراز کے سفر، زہد و قناعت سے بھرپور معمولات اور عبادت و ریاضت میں مشغولیت کے ساتھ ساتھ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "اِحیاءُ العلوم" اور کیمیائے سعادت" جیسی شہرۂ آفاق کتب کی تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔ اس حیرت انگیز وصف کی بنا پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو **اُعْجُوبَۃُ الزَّمَان**[1] کا لقب دیا گیا۔[2]

تری دینی خدمات اللہ اکبر! میں قربان جاؤں امام غزالی

میں غَزَالی ہوں

حضرت سیّدنا اسلام بن خَمِیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: لوگ مجھے غَزَّالی کہتے ہیں حالانکہ میں غَزَّالی (یعنی دھاگے کا تاجر) نہیں بلکہ غَزَالی ہوں کہ میرا تعلق غَزَالَۃ نامی علاقے سے ہے۔[3]

امام غزالی شافعی تھے

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فقہ میں امام العصر، ناصر الحدیث،

---

1 . . . اردو میں اس لقب کو یکتائے زمانہ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

2 . . . سیر اعلام النبلاء، الغزالی۔۔۔الخ، ۳۲۰/۱۴ ماخوذا

3 . . . سیر اعلام النبلاء، الغزالی۔۔۔الخ، ۳۲۳/۱۴

www.dawateislami.net

فَقِیۡہُ الۡمِلَّۃ ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے مقلد تھے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تقلید واجب ہے اس کے بغیر شریعت پر عمل کرنا بہت مشکل ہے۔ حضور غوثِ پاک سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی، حضرت سیّدنا امام فخرُ الدین رازی، حضرت سیّدنا امام جلالُ الدین سیوطی، حضرت سیّدنا امام تاجُ الدین سُبکی، حضرت سیّدنا امام ابن حجر عسقلانی، حضرت سیّدنا امام ذہبی اور حضرت سیّدنا امام نَوَوِی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِم اَجۡمَعِیۡن جیسے بڑے بڑے اولیاء و صالحین اور جلیل القدر علما و محققین بھی ائمہ اربعہ (امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِم) میں سے کسی ایک کے مقلد رہے۔ اسی لئے حجۃُ الاسلام حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بھی حضرت سیّدنا امام محمد بن ادریس شافعی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے مقلد تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص کتنا ہی صاحبِ علم و فضل کیوں نہ ہو اگر اس میں اِجتہاد کی شرائط (جن کا تفصیلی ذکر کتبِ فقہ میں ہے) موجود نہ ہوں تو اس پر تقلید لازم ہے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

والد ماجد کا شوقِ علمِ دین

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے والد ماجد محمد بن محمد بن احمد رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ متقی و پرہیز گار انسان تھے۔ فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی خدمت میں حاضری اور ان کے ارشادات سُن کر اشکباری (رونا) آپ کے معمولات میں شامل

www.dawateislami.net

تھا نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے نہایت ادب سے پیش آتے اور اپنی آمدنی کا مخصوص حصہ ان کی خدمت میں پیش فرماتے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! طالبِ علم ہونا، طلبِ علم کی خواہش کرنا، علما سے محبّت رکھنا یہ سب کام باعثِ شرف و سعادت ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْمُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَ فَتَهْلِكَ یعنی تم صبح اِس حال میں کرنا کہ تم خود عالِم ہو یا طالبِ علم ہو یا علما کی باتیں سننے والے ہو یا علما سے محبت رکھنے والے ہو اور پانچویں نہ ہونا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔[2]

اللہ پاک ہمیں بھی اس حدیثِ مبارکہ کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اے اللہ! میرے بیٹے کو فقیہ بنا

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد گرامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اکثر مفتیانِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور ان کے قرب میں اللہ پاک سے دعا کرتے: "مجھے بیٹا عطا کر اور اسے فقیہ (عالِم) بنا۔" نیز اسی طرح مجالسِ

1 . . . طبقات الشافعیۃ الکبری، الطبقۃ الخامسۃ، محمد بن محمد ۔۔۔ الخ، ۶/۱۹۴

2 . . . شعب الایمان، باب فی طلب العلم، فصل فی فضل العلم ۔۔۔ الخ، ۲/۲۶۵، حدیث: ۱۷۰۹، کشف الخفاء، ۱/۱۳۴، حدیث: ۴۳۷

www.dawateislami.net

وعظ میں حاضر ہوتے۔ وہاں بھی رو رو کر اللہ پاک سے دعا کرتے کہ "مجھے بیٹا عطا کر اور اسے واعظ بنا۔" صالحین کے قُرب میں کی جانے والی یہ دونوں دعائیں اللہ پاک نے قبول فرمائیں۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے والد گرامی نے علما کے قرب میں، ان کی محافل میں دعا فرمائی اور ان کی دعا قبول ہو گئی۔ اس واقعے سے یہ مدنی پھول حاصل ہوا کہ قربِ صالحین میں مانگی جانے والی دعائیں درجۂ قبولیت حاصل کر لیتی ہیں جیسا کہ حدیثِ قدسی میں اللہ پاک فرماتا ہے: "هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں ہوتا"۔[2]

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ذِکرِ خیر کی محافل واجتماعات میں شرکت کریں اور علما وصالحین کے قرب میں اللہ پاک کی بارگاہ میں دعائیں کریں، اِنْ شَآءَ اللہ ہماری دعائیں بھی قبول ہوں گی۔

والد گرامی کی وصیت اور وصال

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اور آپ کے بھائی حضرت سیّدنا احمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ابھی کم عمر ہی تھے کہ ۴۶۵ھ میں والدِ محترم وصال فرما گئے۔ انتقال سے پہلے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے والد نے اپنے ایک صوفی دوست حضرت سیّدنا

1 . . . طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الخامسة، محمد بن محمد۔۔۔ الخ، ۶/۱۹۴

2 . . . مسلم، كتاب الذكر والدعاء۔۔۔ الخ، باب فضل مجالس الذكر، ص ۱۱۰۸، حديث: ۶۸۳۹

www.dawateislami.net

ابو حامد احمد بن محمد راذکانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو وصیت فرمائی کہ "میرا تمام اثاثہ میرے ان دونوں بیٹوں کی تعلیم و پرورش پر خرچ کر دیجئے گا۔" وصیت کے مطابق ان کے والدِ گرامی کا سرمایہ ان کی تعلیم و پرورش پر صَرف کر دیا گیا۔[(1)]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی اولاد کو علمِ دین کی تعلیم دینے کا کس قدر اشتیاق تھا کہ اولاد کی دینی تربیت کے لئے وصیت کی۔ اس حکایت سے ہمیں یہ مدنی پھول حاصل ہوا کہ اولاد کی خواہش کے ساتھ ان کی بہترین دینی تعلیم و تربیت کی بھی فکر ہو اور اس کے لئے خوب اہتمام ہونا چاہئے تاکہ ہماری اولاد علمِ دین کے زیور سے آراستہ ہو، دنیا میں علمِ دین پھیلائے اور ہمارے لئے صدقۂ جاریہ اور نجاتِ آخرت کا ذریعہ بن سکے۔[(2)]

میری آنے والی نسلیں، تیرے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تم بنانا، مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . اتحاف السادة المتقين، المقدمة، الفصل الثانی فی بيان مولده ـــــ الخ، ۱/۹، طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الخامسة، ٦ محمد بن محمد ـــــ الخ، ۱۹۳/٦ ملخصا

2 . . . اسلامی تعلیمات کے مطابق اولاد کی صحیح تربیت کرنے کی معلومات کے حصول کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتابیں "تربیتِ اولاد" اور "اولاد کے حقوق" کا مطالعہ فرمایئے۔

www.dawateislami.net

حیات امام غزالی کا پہلا دور: حصولِ علم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! علم میں وہ لذت ہے جو مشکلات کی تلخیوں کو مٹا دیتی ہے۔ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جب تحصیلِ علمِ دین کے پہلے زینے (سیڑھی) پر قدم رکھا تو فاقے نے خوش آمدید کہا تو تنگدستی نے قدم بوسی کی لیکن حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عزم و حوصلے سے یہ پہلا مرحلہ عبور فرمایا۔ راہِ علم میں حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کئی مراحل سے گزرنا پڑا، ان میں سے چند کا تذکرہ ملاحظہ فرمائیے:

پہلا اہم ترین سبق

حضرت سیّدنا ابو عباس خطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں حاضر تھا۔ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے والدِ محترم کا انتقال ہو گیا اور انہوں نے ہمارے لئے ترکہ میں زیادہ مال نہیں چھوڑا تھا۔ جب وہ ختم ہوا تو ہمارا رزق تنگ ہو گیا ہم نے حصولِ علمِ فقہ کے لئے مدرسہ کا رُخ کیا، اس وقت ہمارا مقصود صرف کھانا پینا تھا اور ہم اسی لئے علم حاصل کر رہے تھے نہ کہ اللہ پاک کی رضا کے لئے، تب اُنہوں (یعنی حضرت سیّدنا ابو حامد احمد بن محمد راذکانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) نے ہمیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: علم صرف اللہ پاک کی رضا کے لئے حاصل کرنا چاہئے۔[1]

1 ۔۔۔ سیر اعلام النبلاء، الغزالی ۔۔۔ الخ، ۱۴/۳۲۸، تاریخ اسلام للذھبی، ۳۵/۱۲۷

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ حکایت سے ہمیں دو مدنی پھول حاصل ہوئے (۱) استاد کو چاہئے کہ وہ طالبِ علم کی نفسیات و ارادے سے واقفیت حاصل کرے، اس کی نیت و ارادے میں پائی جانے والی غلطی کی نشاندہی بھی کرتا رہے اور اس کے لئے درست سمت کی تعیین بھی کرتا رہے جیسا کہ حضرت سیّدنا ابو حامد احمد بن محمد راذکانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیا۔ (۲) نیت اور عمل میں بہت گہرا تعلق ہے کیونکہ نیت ہی انسان کو عمل پر ابھارنے کی قوت فراہم کرتی ہے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پہلی درس گاہ میں سب سے زیادہ اہم سبق "نیتوں کی اصلاح" کے متعلق یہ حاصل ہوا کہ اعمال کی درستی نیت کے صحیح ہونے پر موقوف ہے۔ اسی لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نیت کی اہمیت کے متعلق اپنی مایہ ناز تصنیف "احیاء العلوم" میں اس طرح رقم طراز ہیں: نیّتیں اعمال کا ستون ہیں عمل تو نِیَّت کا محتاج ہے کیونکہ عمل نِیَّت ہی کی وجہ سے اچھا ہوتا ہے جبکہ نِیَّت ذاتی طور پر اچھی ہے اگرچہ کسی مجبوری کی وجہ سے عمل نہ ہو سکے۔[1]

اللہ پاک ہمیں بھی اپنی نیتوں کی اصلاح کرنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . احیاء علوم الدین، کتاب النیۃ والاخلاص ۔۔۔ الخ، الباب الاول فی النیۃ، ۵/ ۸۹

www.dawateislami.net

پہلی درس گاہ

حضرت سیّدنا احمد بن محمد راذکانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میں ہی آپ کو نیتوں کی اصلاح کا پہلا سبق حاصل ہوا، اس لئے حضرت سیّدنا احمد بن محمد راذکانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت ہی حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پہلی درس گاہ بنی، یوں طوس ہی سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ (1)

شوقِ علم جُرجان لے گیا

ابتدائی تعلیم کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (ایران کے مشرقی شہر) جُرجان تشریف لے گئے اور کچھ عرصہ حضرت سیّدنا امام ابو نصر اسماعیلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں رہے۔ (2)

ایک جملے نے کایا پلٹ دی

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب جُرجان کے علمی خزانے سے حاصل ہونے والے موتیوں کو بصورتِ تحریر محفوظ فرما کر وطن لے جا رہے تھے تو راستے میں قافلے کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ اس حادثے میں حضرت سیّدنا امام ابو نصر اسماعیلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ سے حاصل ہونے والے علمی نکات سے معمور نوٹس بھی ڈاکوؤں کے ہاتھ لگ گئے۔ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

1 - - - طبقات الشافعیة الکبری، الطبقة الخامسة، محمد بن محمد ــــ الخ، مبدأ طلب حجة الاسلام العلم، ۱۹۵/۶ ماخوذاً

2 - - - طبقات الشافعیة الکبری، الطبقة الخامسة محمد بن محمد ــــ الخ، مبدأ طلب حجة الاسلام العلم، ۱۹۵/۶

www.dawateislami.net

کو اس کا بہت صدمہ ہوا لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ڈاکوؤں کے سردار کے پاس گئے اور اس سے کہا: جس ذات سے آپ کو سلامتی کی امید ہے اسی ذات کا واسطہ دے کر میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ صرف میرے نوٹس مجھے لوٹا دیجیے اس میں آپ کے فائدے کا کچھ نہیں ہے۔ ڈاکوؤں کے سردار نے تجسس سے پوچھا: ان میں کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جن علمی باتوں کو سننے، لکھنے اور معرفت حاصل کرنے کے لئے میں نے وطن چھوڑا تھا میں نے اُنہیں لکھ کر ان کاغذات میں محفوظ کیا ہے۔" یہ سن کر ڈاکوؤں کا سردار ہنس پڑا اور طنزیہ لہجے میں یوں کہنے لگا: تمہارا یہ دعویٰ کس طرح درست ہو سکتا ہے کہ تمہیں علم پر عبور حاصل ہے؟ حالانکہ اِس تھیلے کے چھن جانے سے تم بالکل کورے ہو گئے ہو۔ یہ کہہ کر اس نے وہ نوٹس واپس کر دیے۔

اس واقعے کا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پر گہرا اثر ہوا اور ڈاکوؤں کے سردار کا یہ طعنہ سن کر احساسِ کمتری میں مبتلا ہونے کے بجائے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اسے **انمول نصیحت** اور **اللہ پاک کی رحمت** جانا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: "میں سمجھ گیا کہ اس سے یہ بات اللہ پاک نے کہلوائی ہے تاکہ اس کے ذریعے میری رہنمائی ہو پھر جب میں واپس طوس پہنچا تو پورے تین برس صرف کر کے ان یادداشتوں کے تمام مسائل کو حفظ کر لیا اور پھر میں ایسا ہو گیا کہ اب اگر مجھے لوٹ بھی لیا جاتا تب بھی میں اپنے علم سے کورا نہ ہوتا۔"(1)

---

(1) . . . طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الخامسة، محمد بن محمد...الخ، سبد أطلب حجة الاسلام العلم، ٦/١٩٥

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ حکایت سے ہمیں دو مدنی پھول حاصل ہوئے۔(۱) اگر کوئی ہمارا عیب یا خامی بیان کرے تو ایسے شخص پر غم وغصے کا اظہار کرنے کی بجائے اپنی ذات سے اس عیب کو دور کرنا چاہئے جیسا کہ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه نے کیا۔ اگر حضرت سیّدنا امام محمد غزالی کی جگہ کوئی اور کم ہمت شخص ہوتا تو ڈاکوؤں کے سردار کا یہ جملہ اس کی ہمت توڑ دیتا، وہ خود سے بدظن ہو جاتا اور احساس کمتری میں مبتلا ہو کر راہِ علم چھوڑ دیتا، لیکن حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه نے ڈاکوؤں کے سردار کے طنزیہ جملے کو حکمت بھری نصیحت سمجھ کر قبول فرمایا اور یہ فیصلہ کیا کہ جلد سے جلد اپنے ذہن میں جُرجان سے حاصل ہونے والے علمی ذخیرے کو محفوظ کرنا ہے تاکہ پھر کبھی کسی کو اعتراض کا موقع ہی نہ ملے۔

(۲) تحصیلِ علم کے لئے آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ رسول، اقوالِ ائمہ اور مسائلِ شرعیہ یاد کرنا اور یاد رکھنا بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ علمِ دین مستحضر ہو تب ہی اس سے کما حقہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ احکامِ شرعیہ کو یاد کرنے کے لئے حافظہ کا قوی ہونا بھی بے حد مفید ہے کہ حافظہ جس قدر قوی ہوگا مسائلِ شرعیہ یاد کرنے اور یاد رکھنے میں اسی قدر آسانی ہو گی۔[1]

---

1 . . . اللہ والوں کے حافظے کی حکایات، حافظہ مضبوط بنانے کے اَوراد و وظائف اور غذاؤں کی معلومات پر مشتمل مکتبۃ المدینہ کی مفید کتاب "حافظہ کیسے مضبوط ہو؟" کا مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

نیشاپور کا سفر

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دور میں نیشاپور کا شمار بھی بڑے علمی مراکز میں ہوتا تھا، ماہر مُدرِّسین، بلند پایہ فُقَہا اور اپنے اپنے فن کے ماہرین کی سکونت نے نیشاپور کی عظمت میں کئی گنا اضافہ کر دیا تھا، طلبہ اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے نیشاپور کا رُخ کرتے، فیضانِ علم سے فیضیاب ہوتے اور علمی موتی اپنے دل و دماغ میں محفوظ کر کے واپس لوٹ جاتے۔ نیشاپور میں حصولِ علم کے لئے گزرنے والا یہ وقت انہیں آسمانِ علم کا درخشندہ ستارہ بنا دیتا۔

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جُرجان کے بعد مزید علمِ دین کے حصول کے لئے نیشاپور تشریف لائے، کئی علوم پر ایسی دسترس حاصل کی کہ آپ اپنے معاصرین پر فائق ہوگئے، نیشاپور میں حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تحصیل علم کی تفصیل ملاحظہ کیجئے:

امام الحرمین کی بارگاہ میں حاضری

نیشاپور میں جہاں کئی علوم و فنون کے ماہرین جمع تھے وہیں اسے یہ شرف حاصل تھا کہ اس وقت وہاں امامُ الحَرَمین حضرت سیّدنا ابو المعالی ضیاءُ الدین عبدُ الملک جوینی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسی عظیم المرتبت شخصیت خلقِ خدا میں علمِ دین کی روشنی پھیلانے میں مصروف تھی۔[1] حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، امام الحرمین، امام الکبیر۔۔۔الخ، ۱۴/ ۱۷ ماخوذاً، طبقات الشافعیۃ الکبری، الطبقۃ

www.dawateislami.net

نیشاپور میں امامُ الحرمین حضرت سیّدنا عبدُالملک جوینی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہو گئے۔

300 طلبہ پر فائق ہو گئے

امام الحرمین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں اس وقت تقریباً 300 طلبہ حاضر ہوا کرتے لیکن حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی ذہانت و قابلیت کی بنا پر تمام طلبہ میں ممتاز تھے۔ اپنی محنت اور لگن کی بدولت "علمِ مذہب"، "علم الجدَل" اور "اصول" وغیرہ مُرَوَّجہ علوم میں عبور حاصل کیا۔ (1)

غزالی علم کا دریا ہے

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صلاحیتوں کا اعتراف امامُ الحرمین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زبان سے کئی مرتبہ ہوا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حیرت انگیز ذہانت اور معلومات کی وسعت دیکھ کر امام الحرمین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: "اَلْغَزَالِی بَحْرٌ مُغْدَقٌ **یعنی غزالی (علم کا) بحرِ زخار ہیں۔**"(2)

اساتذۂ کرام

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بے شمار اساتذہ سے علمِ دین

الخاسمة محمد بن محمد۔۔۔الخ، مبدأ طلب حجة الاسلام العلم، ۱۹۲/۲ ماخوذا

1 ۔۔۔ طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الخامسة محمد بن محمد۔۔۔الخ، مبدأ طلب حجة الاسلام العلم، شرح حال ابتداء الإتمام، ۱۷۱/۵، طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الخامسة من أصحاب الإمام المطلبي۔۔۔الخ، ۱۹۲/۲ مفهوماً، تاریخ ابن عساكر، ۲۰۰/۵۵ ملخصاً

2 ۔۔۔ طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الخامسة محمد بن محمد۔۔۔الخ، مبدأ طلب حجة الاسلام العلم، ۱۹۲/۲

www.dawateislami.net

حاصل کیا جن میں سے چند مشہور اساتذۂ کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں: **فقہ میں** حضرت سیّدنا علامہ احمد بن محمد راذکانی، حضرت سیّدنا امام ابو نصر اسماعیلی، حضرت سیّدنا امام الحرمین ابو المعالی عبد الملک جُوَینی۔ **حدیث میں** حضرت سیّدنا ابو سہل محمد بن احمد حَفْصِی مَرْوَزِی، حضرت سیّدنا ابو الفتح نصر بن علی بن احمد حاکمی طُوسی، حضرت سیّدنا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن احمد خُواری، حضرت سیّدنا محمد بن یحییٰ سُجّاعی زَوْزَنی، حضرت سیّدنا حافظ ابو فتیان عمر بن ابو الحسن رَوَاسی دِہِستانی اور حضرت سیّدنا نصر بن ابراہیم مَقْدَسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔[1]

قابلیت کا اعتراف

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نہایت ذہین و فطین تھے۔ شروع ہی سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مزاج تحقیقی تھا اس لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب بھی کسی علم کی طرف توجہ فرماتے تو اس کی گہرائی میں غوطہ زن ہو جاتے اور اس علم میں مہارتِ تامہ حاصل کر لیتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کمالِ ذہانت اور علمی مہارت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ جن دنوں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ امامُ الحرمین حضرت سیّدنا عبدُ الملک جوینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں حاضر ہوا کرتے تھے اس دوران آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اصولِ فقہ کے موضوع پر ایک کتاب "اَلْمَنْخُوْل" تصنیف فرمائی۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے شیخ امامُ الحرمین حضرت سیّدنا عبدُ الملک جوینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کتاب کو ملاحظہ فرمایا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی علمی قابلیت کا اعتراف

---

1 . . . اتحاف السادة المتقين، مقدمة، الفصل الثالث عشر فی شيوخه۔۔۔ الخ، ۱/ ۲۶ مختصرا

www.dawateislami.net

کرتے ہوئے فرمایا: تم نے مجھے زندہ ہی دفن کر دیا، میری موت تک صبر تو کر لیتے کیونکہ تمہاری کتاب میری کتاب پر فائق ہو جائے گی۔ (اس جملے سے امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علمی مہارت کا بیان کرنا مقصود ہے)[1]

امام الحرمین کا وصال

امامُ الحرمین حضرت سیّدنا ابو المعالی عبد الملک جوینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ۴۷۸ھ میں دارِ فنا سے دارِ بقا کی جانب رحلت فرمائی۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال ہوا تو نیشاپور اس غم میں ڈوب گیا، تمام بازار بند کر دیئے گئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے تلامذہ نے شدتِ غم کے باعث اپنی دواتیں توڑ دیں اور ایک سال تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وفات کا صدمہ لوگوں کے دل و دماغ پر چھایا رہا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا دور: تدریس

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِمامُ الْحَرَمَیْن عبد الملک جوینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وصال تک آپ کی خدمت میں حاضر رہے اور علم و حکمت کے نور سے قلب و ذہن کو منور فرماتے رہے۔ امام الحرمین حضرت سیّدنا عبد الملک جوینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وصال کے بعد حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نیشاپور کو خیر

1 ۔۔۔ تاریخ الاسلام للذھبی، ۱۲۶/۳۵

2 ۔۔۔ سیر اعلام النبلاء، امام الحرمین، امام الکبیر ۔۔۔ الخ، ۲۰/۱۴ ملخصاً

www.dawateislami.net

باد کہا[1] اور عملی میدان میں قدم رکھا۔ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے علم و فضل سے عوام و خواص بہت متأثر ہوئے اور آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو بہت پذیرائی حاصل ہوئی چنانچہ

ان جیسا مناظر کوئی نہیں

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے جب دربارِ شاہی کا رُخ کیا تو اس وقت وہاں سینکڑوں علما و مشائخ موجود تھے۔ وزیر اعظم نظامُ الملک صاحبِ علم اور نیک طبیعت شخص تھا۔ اکثر اوقات اس کے دربار میں علمائے کرام کا اجتماع رہتا جو مختلف علمی موضوعات اور شرعی مسائل پر بحث و مباحثہ کیا کرتے تھے۔ جب حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه دربارِ شاہی میں پہنچے تو وہاں آپ کے لئے مناظرے کی کئی محافل منعقد کی گئیں، مختلف علمی مضامین پر بحث و مباحثہ کا بھی سلسلہ رہا، ہر علمی معرکے میں اللہ پاک کے فضل و کرم سے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ہی غالب رہے۔ ان کامیابیوں نے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے۔[2]

علامہ ابن جوزی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: وزیر اعظم نظام الملک بھی آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے علمی کمال سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور آپ کو **زَيْنُ الدِّيْن** اور

---

1 ...طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الخامسة، محمد بن محمد...الخ، ذكر كَلَام عبد الغافر الْفَارِسِي، ۶/۲۰۵، وفیات الاعیان، الغزالی، ۲/۳۳۵

2 ...شذرات الذهب، سنة خمس وخمسمائة، ۴/۱۴۴ مفهوما، وفیات الاعیان، الغزالی، ۲/۳۳۵ ملخصا

www.dawateislami.net

شَرَفُ المِلَّۃ جیسے القابات سے نوازا۔[1]

شیخ الجامعہ کا منصب

جب دربارِ شاہی میں موجود علما و فضلا پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی علمیت کی دھاک بیٹھ گئی تو وزیرِ اعظم نظامُ الملک نے ۴۸۴ھ میں مدرسہ نظامیہ بغداد کے شیخ الجامعہ (یعنی وائس چانسلر) کا عہدہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو پیش کیا جسے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے قبول فرمالیا۔ اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عمر تقریباً 34 سال تھی۔[2]

علومِ دینیہ کا مرکز جامعہ نظامیہ

شہرِ بغداد میں دریائے دجلہ کے کنارے ایک عظیمُ الشان دینی درسگاہ "جامعہ نظامیہ" کے نام سے قائم تھی، یہ درس گاہ علومِ دینیہ کا منبع و مرکز تھی۔ اس دور کے جید علما و مشائخ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام یہاں تدریسی فرائض سرانجام دیا کرتے تھے۔ اس کے تمام اخراجات و مصارف کی ذمہ داری حکومتِ وقت نے لے رکھی تھی۔ اس کا سالانہ خرچ چھ یا سات لاکھ دینار تھا۔ جامعہ نظامیہ کی اعلیٰ تعلیم و تربیت سے دنیائے اسلام میں علم کی روشنی پھیلی۔ کم و بیش تین سو سال کے عرصے میں جتنے نامور علما جامعہ نظامیہ نے پیدا کئے وہ اس کے اعزاز و شہرت کا بَیِّن ثبوت تھے۔ شیخ شرفُ الدِّین بن مُصْلِحُ الدِّین سعدی شیرازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ چھٹی صدی ہجری

1 - - - المنتظم، ثم دخلت سنۃ اربع وثمانین واربع مائۃ، ۱۶/ ۲۹۲ ماخوذا

2 - - - البدایۃ والنہایۃ، ثم دخلت سنۃ خمس و خمسمائۃ، ۸/ ۳۱۱ ملخصاً، سیر اعلام النبلاء، الغزالی ۔۔۔ الخ، ۱۴/ ۳۲۱

www.dawateislami.net

کے آخری طالب علم تھے۔ جامعہ نظامیہ کی تعلیم اور فضل وکمال کی جانچ کے لئے یہ ایک نام ہی کافی ہے۔[1]

شانِ وعظ و تدریس

حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه جامعہ نظامیہ بغداد کی مسندِ تدریس پر جلوہ افروز ہوگئے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا اندازِ تدریس ایسا خوبصورت و دلنشین تھا کہ لوگ ورطۂ حیرت میں پڑ جاتے۔ آپ کی قابلیت و اندازِ تدریس سے آپ کی شان و شوکت میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ اُمَرا اور اَراکینِ دار الخلافہ پر بھی آپ کا جاہ وجلال غالب آ گیا۔[2]

امام غزالی کے تلامذہ

حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه چار سال (یعنی ۴۸۸ھ) تک جامعہ نظامیہ میں تدریس وتصنیف میں مشغول رہے۔[3]

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے کثیر طلبائے کرام نے استفادہ کیا، جن میں سے اکثر مُتَبَحِّر عالِم، فقیہ، مُحَدِّث، مُفَسِّر اور مصنف کی حیثیت سے معروف ہیں۔ چند تلامذہ کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (۱) قاضی ابو نصر احمد بن عبد اللہ خُمَقَرِی (۲) ابو الفتح احمد بن علی حنبلی (مدرسہ نظامیہ میں متعدد علوم کے مدرس

---

1 . . . اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ۲۲ / ۷۳۳ ملخصاً

2 . . . طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الخامسة محمد بن محمد ــــ الخ، ذكر كلام عبد الغافر الفارسي ۶ / ۲۰۵ ملخصا

3 . . . طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الخامسة محمد بن محمد ــــ الخ، ذكر كلام عبد الغافر الفارسي ۶ / ۲۰۵ ملخصاً، وفيات الاعيان، الغزالي، ۲ / ۳۳۵ ماخوذا

www.dawateislami.net

تھے)(۳)ابو منصور محمد بن اسماعیل عطّاری طوسی(۴)ابوسعید محمد بن سعد نَوقانی (۵)ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ تُومَرت(۶)ابوحامد محمد بن عبد الملک جوزَقانی اِسفَرائِنی(۷)ابو عبداللہ محمد بن علی عراقی بغدادی(۸)ابو سعید محمد بن علی جاوانی کُردِی(۹)امام ابو سعید محمد بن یحییٰ نَیشاپوری(۱۰)ابو طاہر ابراہیم بن مطہر شَیبانی(۱۱)ابوالفتح نصر بن محمد مَراغی صوفی(۱۲)ابو عبد اللہ حسین بن نصر موصلی (۱۳)ابوالحسن سعد الخیر بن محمد انصاری(۱۵)ابو عبداللہ شافع بن عبد الرشید جیلی (۱۶)ابوعامر دغش بن علی نعیمی(۱۷)ابو طالب عبد الکریم بن علی رازی (یہ احیاء العلوم کے حافظ تھے)(۱۸)ابو منصور سعید بن محمد رَزّاز(۱۹)ابوالحسن علی بن محمد جُوَینی صوفی(۲۰)ابومحمد صالح بن محمد (۲۱)ابو الحسن علی بن مطہر دِینَوری (۲۲) مروان بن علی طَنزِی(۲۳)جمال الاسلام ابو الحسن علی بن مسلم سُلَمی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِم اَجمَعِین۔[1]

کبارعلمائے کرام بھی آپ کے شاگرد تھے

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ کے درس میں اِمامُ الْحَنَابِلَہ حضرت سیّدنا ابوالخطاب محفوظ بن احمد اور عالمُ العراق و شیخُ الحَنَابِلَہ علی بن عقیل بغدادی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِما جیسے بڑے بڑے علمائے کرام بھی حاضر ہوتے، اپنی علمی پیاس بجھاتے اور آپ کے درس و بیان پر حیرت کا اظہار کرتے۔ علامہ ابن جوزی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرات آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ کے کلام کو اپنی کتابوں میں نقل کیا

[1] ۔۔۔اتحاف سادۃ المتقین، المقدمۃ، الفصل العشرون فی بیان من تلمذ۔۔۔الخ، ۱/۶۰ ملخصاً

www.dawateislami.net

کرتے تھے۔“[1]

حضرت سیّدنا ابو الخطاب محفوظ بن احمد اور حضرت سیّدنا علی بن عقیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کا شمار اپنے وقت کے نامور و کبار علمائے کرام میں ہوتا تھا۔ موقع کی مناسبت سے ان دونوں بزرگانِ دین کا مختصر تعارف ملاحظہ فرمائیے:

حضرت سیّدنا ابو الخطاب محفوظ بن احمد کا مختصر تعارف

شیخ ابو الخطاب محفوظ بن احمد بن حسن کلوذانی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادت شوال المکرّم ۴۳۲ھ میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فقہ حنبلی کے زبردست امام تھے۔ حضرت سیّدنا قاضی ابو یعلیٰ موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے حدیث و فقہ کی تعلیم حاصل کی اور ان کی صحبت کا التزام رکھا یہاں تک کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مذہب و خلاف میں مہارتِ تامہ حاصل کر لی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کئی کتب بھی تصنیف فرمائیں جن میں ”ہدایہ“، ”خلافُ الکبیر“ اور ”خلافُ الصغیر“ قابل ذکر ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگردوں میں حضرت سیّدنا ابو بکر دینوری، حضرت سیّدنا عبد الوہاب بن حمزہ اور حضرت سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِین بھی شامل ہیں۔ حضرت کیا ہراسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جو حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہم مکتب تھے وہ جب بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دیکھتے تو فرماتے: ”بے شک فقاہت آگئی“ ۲۳ جمادی الاخریٰ ۵۱۵ھ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وصال ہوا اور حضرت سیّدنا

[1] ۔۔۔ البدایۃ والنھایۃ، ثم دخلت سنۃ خمس و خمسمائۃ، ۳۱۱/۸، المنتظم، ثم دخلت سنۃ خمس و خمسمائۃ، ذکر من توفی۔۔۔الخ، ۱۲۵/۱۷

www.dawateislami.net

امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔[1]

حضرت سیّدنا علی بن عقیل کا مختصر تعارف

شیخ الاسلام، واعظِ جلیل حضرت سیّدنا شیخ علی بن عقیل بن محمد ظفری بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادت باسعادت جمادی الاخریٰ ۴۳۱ھ میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سیّدنا ابو الفتح بن شیطا اور حضرت سیّدنا قاضی ابو یعلیٰ موصلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن جیسے کبار علمائے کرام سے علمِ دین حاصل کیا۔ حضرت سیّدنا علامہ ابن جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہمیشہ علمی مشاغل میں مصروف رہتے، میں نے ان کی ایک تحریر دیکھی جس میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے لکھا تھا: ''بے شک میرے لئے یہ حلال نہیں کہ اپنی عمر کا ایک لمحہ بھی ضائع کروں یہاں تک کہ میری زبان کی قوتِ گویائی ختم ہو جائے، میری آنکھیں مطالعے سے قاصر ہو جائیں''۔ جب حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بغداد تشریف لائے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی صحبت اختیار فرمائی۔ حضرت سیّدنا علامہ ابن جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''ابن عقیل دین پر سختی سے عمل کرنے والے اور حدودِ الٰہی کے محافظ تھے''۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کئی کتب تصنیف فرمائیں جن میں ''الفنون'' قابلِ ذکر ہے یہ کتاب مختلف روایات کے مطابق ۲۰۰ جلدوں پر مشتمل تھی۔ علامہ ذہبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اس جیسی کتاب آج تک دنیا میں نہیں لکھی گئی''۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا وصال 12 جمادی الاولیٰ ۵۱۳ھ میں ہوا

1 . . . ذیل طبقات الحنابلۃ، وفیات مائۃ السادسۃ ـــــ الخ، محفوظ بن احمد ـــــ الخ، الجزء الاول، ۳/۹۷ ملخصا

www.dawateislami.net

اور حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے قرب میں دفن ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے زہد و تقوی، دنیا سے بے رغبتی و قناعت کا یہ عالم تھا کہ آپ نے اپنی وراثت میں بدن کے کپڑوں اور کتابوں کے علاوہ کچھ نہ چھوڑا۔ (1)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بلا حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رئیسِ کبیر

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ۴۸۴ھ تا ۴۸۸ھ تک مرکزِ علومِ اسلامیہ، جامعہ نظامیہ بغداد میں "مُدَرِّسِ اعلیٰ" کے منصب پر فائز رہے۔ اس دوران سلطانِ وقت سمیت ملک بھر کے علما و فُضَلا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے تبحُّرِ علمی کے قائل ہوگئے۔ وزیرِ اعظم نظام الملک طوسی تو حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بڑا معتقد تھا۔ انہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو اپنا دستِ راست بنا لیا اور اس وقت آپ رئیسِ کبیر کا درجہ رکھتے تھے۔ (2)

یادِ امام غزالی میں اشک باری

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت تدریس ایک یادگار بن گئی۔ فخرُ الاسلام حضرتِ سیّدنا علی بن محمد بزدوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بھی بغداد شریف کے مدرسہ نظامیہ میں صدر مُدَرِّس ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ پہلے دن جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مَسْنَدِ تدریس

1 . . . ذیل طبقات الحنابلۃ، وفیات مائۃ السادسۃ۔۔۔الخ، علی بن عقیل بن محمد، الجزء الاول، ۳/۹۷ تا ۹۹ ملخصا

2 . . . سیر اعلام النبلاء، الغزالی۔۔۔الخ، ۱۴/۳۲۱

www.dawateislami.net

پر تشریف فرما ہوئے تو خیال آیا کہ یہ وہی مَسنَد ہے جس پر جلوہ افروز ہو کر کبھی حضرتِ سیّدنا ابو اسحٰق شیرازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور حجۃ الاسلام حضرتِ سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسے اکابرِ اُمّت تدریس فرما چکے ہیں۔ یہ تَصَوُّر آتے ہی ان کے دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی اور آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سیلاب اُمنڈ آیا۔ بڑی دیر تک عمامہ اپنی آنکھوں پر رکھ کر روتے رہے اور یہ شعر پڑھا:

خَلَتِ الدِّیَارُ فَسُدْتُ غَیْرَ مُسَوَّدِ   وَمِنَ الْعَنَاءِ تَفَرُّدِیْ بِالسُّوْدِ

یعنی ملک باکمال لوگوں سے خالی ہو گیا اور میں جو سرداری کے لائق نہیں تھا سردار بن گیا۔ مجھ جیسے آدمی کا سردار بن جانا کس قدر تکلیف دہ ہے! [1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت میں فخرُ الاسلام حضرتِ سیّدنا علی بن محمد بزدوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عظمت کے اعتراف کے ساتھ عاجزی کا بھی اظہار فرمایا نیز اس مسندِ تدریس کا احترام بھی ملحوظِ خاطر رکھا۔ اپنے اسلاف کی دینی خدمات کو یاد رکھنا اور ان کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے ان کا اور ان سے منسوب اشیا کا ادب و احترام کرنا بہت سعادت مندی کی بات ہے جیسا کہ حضرت سیّدنا شیخ عبد الوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مالکی طالب علموں کے ساتھ غیروں کی نسبت زیادہ ادب سے پیش آتا ہوں کیونکہ حضرت سیّدنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو میرے شیخ (حضرت

1 . . . وفیات الاعیان، حرف المیم، السطھری ابوبکر محمد بن احمد ۔۔۔ الخ، ۴/ ۱۱ ملخصاً

www.dawateislami.net

سیّدنا امام شافعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ) کے استاذ ہونے کا شرف حاصل ہے۔[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا دور: مجاھدات، خلوت نشینی، بیعت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس قدر کامیابی اور عروج حاصل کرنے کے باوجود حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ مسلسل قرب و معرفتِ الٰہی کی جستجو میں لگے رہے۔ معرفتِ حق کی جستجو کے پیشِ نظر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے کتبِ تصوف کا مطالعہ شروع فرمایا جس سے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے دل کی دنیا ہی بدل گئی اور دل دنیا سے اُچاٹ ہو گیا جیسا کہ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ خود فرماتے ہیں:

امام غزالی کی فکرِ آخرت

میں نے (علمِ تصوف کی کتب پڑھنے کے بعد) اپنی مصروفیات کو دیکھا تو کوئی کام بھی خلوص پر مبنی نہ تھا، درس و تدریس کی طرف میلان اس وجہ سے تھا کہ وہ جاہ و شہرتِ عامہ کا ذریعہ تھی۔ ان واقعات نے دل میں یہ جذبہ بیدار کیا کہ بغداد چھوڑ دیا جائے۔[2]

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اس غرض سے نہ صرف مطالعہ

---

1 ... المنن الکبری، الباب السادس فیہ من النعم نعمۃ کراھیۃ ... الخ، ص ۲۷۶

2 ... مجموعۃ رسائل الامام غزالی، المنقذ من الضلال، طرق الصوفیۃ، ص ۵۵۳ ماخوذاً

www.dawateislami.net

جاری رکھا بلکہ سفر بھی کیے، خلوت نشینی بھی اختیار فرمائی اور اللہ والوں کی صحبت بھی اختیار فرمائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت کا یہ پہلو بھی ہمارے لئے علم و حکمت کے کئی مدنی پھول اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے، اس سلسلے میں چند واقعات ملاحظہ کیجیے:

(۱)خواہشِ نفس پر پہلا وار

حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا دل دنیا سے بیزار ہو گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی تمام تر مصروفیات ترک فرمادیں، اپنے مقام و مرتبے کو پسِ پشت ڈالا، اپنے بھائی کو اپنی جگہ نائب مُدَرِّس مقرر فرمایا اور سن ۴۸۹ھ میں حج کی نیت فرمائی اور بغداد کو خیر باد کہا۔[1] لیکن اس شان و شوکت کو ترک کرنا اور نفس کی مخالفت کرنا ایک مشکل کام تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بہت جد و جہد کے بعد اپنے نفس کو ترکِ تعلقات وترکِ دنیا پر آمادہ کیا جیسا کہ حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "ان واقعات سے تحریک پیدا ہوئی کہ تمام تعلقات کو ترک کر کے بغداد سے نکل جاؤں، نفس کسی طرح بھی ترکِ تعلقات پر آمادہ نہیں ہوتا تھا کیونکہ اس کو شہرتِ عامہ اور شان و شوکت حاصل تھی۔ رجب ۴۸۸ھ میں یہ خیال پیدا ہوا تھا لیکن نفس کے لَیت ولَعَل (ٹال مٹول) کے باعث اس پر عمل نہ کر

1 . . . طبقات الشافعیة الکبری، الطبقة الخامسة محمد بن محمد۔۔۔ الخ، مبدأ طلب حجة الاسلام العلم، ۶/۱۹۷

www.dawateislami.net

سکا۔ اس ذہنی اور نفسانی کشمکش نے مجھے سخت بیمار کر دیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ زبان میں بولنے کی طاقت نہ رہی، قوتِ ہضم بالکل ختم ہوگئی طبیبوں نے بھی صاف جواب دے دیا اور کہا کہ ایسی حالت میں علاج سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا آخر کار میں نے سفر کا عزمِ مُصَمَّم (پکاارادہ) کر لیا۔ امرائے وقت، ارکانِ سلطنت اور علمائے کرام نے نہایت خوشامد واکرام سے روکا لیکن میں نے ان کی ایک نہ مانی اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر شام کی راہ لی تاکہ خلیفہ کو میرے ارادے اور میرے ٹھکانے کا علم نہ ہوسکے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنی اصلاح کا کیسا جذبہ تھا، فکرِ آخرت نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بیمار کر دیا یہاں تک کہ گفتگو کرنے کی ہمت بھی ختم ہوگئی اور اسی جذبے کے پیشِ نظر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تمام شان وشوکت کو ٹھوکر ماردی۔ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اس عمل سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ جو لوگ اپنی اصلاح اور آخرت کے لئے فکر مند ہوتے ہیں وہ کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرتے، چاہے انہیں اپنے جاہ ومرتبے کی قربانی اور گھر والوں کی قرابت سے دوری کیوں نہ اختیار کرنی پڑے۔

---

1 . . . مقدمہ احیاء علوم الدین ۱/۲۰، مجموعۃ رسائل الامام غزالی، المنقذ من الضلال، طرق الصوفیۃ، ۵۵۳ ماخوذاً

www.dawateislami.net

(۲) راہِ سلوک کی ابتدا

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں نے اپنی آخرت کے بارے میں غور و فکر کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرے دامن میں ایسا کوئی عمل نہیں جو آخرت میں مجھے نفع پہنچائے تو پھر میں نے طریقت کی راہ ہموار کرنے کے لئے شیخ ابو علی فارمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت اختیار کی۔[1]

شیخ ابو علی فارمذی کا تعارف

حضرت سیّدنا شیخ ابو علی فضل بن محمد فارمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت عالی مرتبت بزرگ، فقہ شافعی کے زبردست عالم، مذاہبِ سلف سے باخبر اور رسالہ قُشیریہ کے مصنف امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جلیل القدر تلامذہ میں سے تھے۔[2]

شیخ کی فرمانبرداری سے مقصود حاصل ہو گیا

روحانی سکون و اصلاحِ باطن کے لئے کسی صاحبِ نظر شیخِ کامل کی بارگاہ میں حاضری بہت اہم ہے اسی لئے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیّدنا شیخ ابو علی فارمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت اختیار کر لی۔ حضرت سیّدنا شیخ ابو علی فارمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہونے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، الغزالی ... الخ، ۳۲۱/۱۴، طبقات الشافعیة الکبریٰ، الطبقة الخامسة محمد بن محمد ... الخ، ذکر کلام عبد الغافر الفارسی، ۲۰۹/۶

2 ... اتحاف السادة المتقین، المقدمة، الفصل الثالث عشر فی شیوخه ... الخ، ۲۶/۱ ملخصاً

www.dawateislami.net

اپنے مقام و مرتبے کو پسِ پشت ڈال دیا اور مریدِ کامل ہونے کا حق ادا فرمایا جیسا کہ علامہ تاجُ الدّین عبدُ الوہاب بن علی سبکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو شیخِ مکرّم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جن اَوْرَاد و وظائف، نفلی عبادات اور ریاضت و مجاہدات کا حکم دیا، حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُخْرَوِی کامیابی کے حصول کے لئے مِنْ وعَنْ ان پر استقامت کے ساتھ عمل کرتے رہے یہاں تک کہ ان ریاضتوں اور مجاہدات کا جو مقصود تھا وہ حاصل ہو گیا۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مریدِ کامل کی نشانی ہی یہ ہے کہ شیخ کے ہر حکم پر سرِ تسلیم خم کر دے اور اس معاملے میں کسی قسم کی سُستی کا مظاہرہ نہ کرے، اپنی ہستی کو شیخ کی اطاعت میں گُم کر دے یہاں تک کہ فنافی الشیخ کا مقام حاصل ہو جائے، یہیں سے قربِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور پھر قربِ الٰہی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔[2] آج کے اس پُر فتن دور میں اللہ پاک نے ہمیں ایک عظیم نعمت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی صورت میں عطا فرمائی ہے کہ جن کی نگاہِ فیض سے ہزاروں بے نمازی نمازی بن گئے، معاشرے کے بگڑے ہوئے افراد

---

1 ... طبقات الشافعیة الکبری، الطبقة الخامسة محمد بن محمد...الخ، ذکر کلام عبد الغافر الفارسي، ۶/ ۲۰۹ ملخصاً، سیر اعلام النبلاء، الغزالی...الخ، ۱۴/ ۳۲۱ ملخصاً

2 ... پیری مریدی کی معلومات کے حصول کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب آدابِ مرشدِ کامل کا مطالعہ فرمائیے۔

www.dawateislami.net

راہِ راست پر آگئے، بد عقیدہ لوگوں کے عقائد درست ہوگئے، لوگوں کے دلوں میں عشقِ رسول کی شمع فروزاں ہوگئی یہاں تک کہ عشقِ رسول آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پہچان بن گئی۔ آپ بھی امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے، اپنے ظاہر و باطن کو سنوار لیجئے اِنْ شَآءَاللّٰہ ان کے صدقے اور وسیلے سے اللہ پاک دونوں جہاں کی بھلائیاں ہمارا مقدر فرما دے گا۔ اللہ پاک ہمارے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سلامت رکھے، ہمیں ان سے خوب فیض حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے صدقے ہماری بے حساب بخشش فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(۳) اصلاحِ قلب میں رات دن مصروف ہوگئے

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اصلاحِ نفس کی خاطر شان و شوکت اور دیگر دنیوی معاملات ترک فرما کر شام روانہ ہوگئے اور وہاں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے شیخ کی صحبت میں رہ کر خوب ریاضت و مجاہدات کا اہتمام کیا جیسا کہ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنی ریاضت و مجاہدات کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں اپنے اہل و عیال کے لئے بقدرِ ضرورت مال چھوڑ کر شام چلا گیا، دو سال تک وہیں قیام پذیر رہا اور جیسا میں نے کتبِ تصوف میں پڑھا تھا اس کے مطابق

www.dawateislami.net

خلوت نشینی ، ریاضت و مجاہدہ ، تزکیۂ نفس، اخلاق کی درستی اور ذکرُ اللّٰہ کے لئے تصفیۂ قلب کے علاوہ یہاں میرا کوئی اور کام نہ تھا۔ میں (اس مقصد کے حصول کے لئے) ایک عرصے تک دمشق کی مسجد میں معتکف رہا۔ میں صبح صبح مسجد کے مینارے میں داخل ہوجاتا اور دروازہ بند کرلیتا (اور ذکروفکر میں مشغول ہوجاتا)۔ اس کے بعد میں نے بیت المقدس کا رخ کیا وہاں بھی (یہ معمول تھا کہ) میں صخرہ (مسجد اقصیٰ کے ساتھ واقع سنہری رنگ کا گنبد) میں داخل ہوکر دروازہ بند کرلیتا۔ (1)

(۴) فریضۂ حج کی ادائیگی

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ شام میں طویل مدت تک قیام پذیر رہے اور ریاضت و مجاہدات کے ذریعے اپنے نفس کی خوب اصلاح فرمائی۔ حضرت سیّدنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اب فریضۂ حج ادا کیا جائے حضرت ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ السَّلَام اور مکۂ مکرمہ کی زیارت کے بعد زیارتِ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روحانی مدد حاصل کی جائے چنانچہ میں حجاز کی جانب روانہ ہوگیا۔ (2)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حج کی ادئیگی بھی ہر صاحبِ استطاعت اور جامع شرائط مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ اس مقدس سفر سے جہاں فریضۂ حج کی ادائیگی ہوتی ہے وہیں روحانی فیوض و برکات کا حصول

---

1 ۔۔۔ مجموعۃ رسائل الامام غزالی، المنقذ من الضلال، طرق الصوفیۃ، ص۵۵۴ ملخصا

2 ۔۔۔ مجموعۃ رسائل الامام غزالی، المنقذ من الضلال، طرق الصوفیۃ، ص۵۵۴ ملخصاً

www.dawateislami.net

بھی مقصود ہوتا ہے۔ لیکن جب تک اس سفر بابرکت کے تمام مسائل و آداب کی رعایت نہ کی جائے تب تک روحانی فیوض و برکات کا حصول ممکن نہیں۔ جب ہمیں یہ ہی معلوم نہ ہو گا کہ دورانِ حج کن امور سے بچنا لازم ہے، مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے کیا آداب ہیں، روضۂ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر حاضری کا کیا انداز ہونا چاہئے! تو ہم کس طرح وہاں کے فیوض و برکات سے مستفیض ہو سکیں گے؟ لہٰذا حج کے مسائل اور حاضری کے آداب سیکھنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے حجاجِ کرام کے تربیتی اجتماعات میں شرکت کیجئے۔ اللہ پاک ہمیں مکہ و مدینہ کی حاضری کا شرف عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(۵) میں خواہشِ دنیا دل سے نکال چکا ہوں

قاضی ابو بکر بن عربی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو ایک علاقے میں دیکھا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کمبل اوڑھ رکھا تھا، ہاتھ میں ایک لاٹھی اور کندھے پر پانی کا برتن تھا۔ جبکہ میں نے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بغداد میں اس حال میں دیکھا تھا کہ آپ کے حلقۂ درس میں چار سو کے قریب علما و مشائخ حاضر ہوتے اور اِستفادہ کرتے تھے۔ میں ان کے قریب گیا، سلام کے بعد عرض کی: اے امام! بغداد میں تدریس کرنا آپ کے لئے اِس حالت سے بہتر نہیں تھا؟ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے میری

www.dawateislami.net

طرف ایک ترچھی نگاہ ڈالی اور اشعار کی صورت میں اپنا احوال بیان فرمایا جن کا مفہوم کچھ اس طرح ہے: ”جب اللہ پاک نے میرے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمالیا تو میں نے اپنی خواہشات کو ترک کر دیا۔ میرے علمی نکات طلبا کی سمجھ سے بالاتر تھے اس لئے میں نے تدریس بھی ترک کر دی۔ مجھے معلوم ہوا کہ میری خوش بختی اور منزلِ مقصود تو دنیا سے بے رغبتی اور خلوت نشینی میں ہے اس لئے میں نے دنیا سے بے رغبتی اور خلوت نشینی اختیار کرلی“۔[1]

(۶) زہد اختیار کرنے کے بعد لباس کی کیفیت

حضرت سیّدنا ابو منصور رزّاز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: ”جب پہلی بار حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عالمانہ شان و شوکت کے ساتھ بغداد میں داخل ہوئے تو ہم نے ان کے لباس و سواری کی قیمت لگائی تو وہ 500 دینار بنی، پھر جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زہد و تقویٰ اختیار کیا اور بغداد چھوڑ دیا، مختلف مقامات کا سفر کرتے رہے اور دوبارہ جب بغداد میں داخل ہوئے تو ہم نے ان کے لباس کی قیمت لگائی تو وہ پندرہ قیراط (یعنی چند معمولی سکے) بنی۔“[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ دنیا اور اس کی تمام نعمتیں فانی ہیں، ہم نے بھی ایک دن یہ دنیا چھوڑ جانا ہے۔ اسی لئے عقلمند حضرات کا یہی طریقہ ہوتا ہے کہ وہ دنیا سے بے رغبتی کے خواہاں ہوا کرتے اور حتی الامکان دنیا سے

---

1 . . . شذرات الذهب، سنة خمس وخمس مائة، ۱۴۶/۴ ماخوذاً

2 . . . المنتظم، ثم دخلت سنة خمس وخمسمائة، ذكر من توفى ــــ الخ، ۱۲۶/۱۷

www.dawateislami.net

کنارہ کش رہتے ہیں۔ بے شک دنیا سے بے رغبتی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے جو اللہ پاک اپنے خاص بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے چنانچہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ محبت نشان ہے: چار چیزیں اللہ پاک صرف اپنے محبوب بندوں کو ہی عطا فرماتا ہے: (۱) خاموشی اور یہی عبادت کی ابتداء ہے (۲) توکل پر توکل (۳) تواضع (۴) اور دنیا سے بے رغبتی۔[1]

ایک اور حدیثِ پاک میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: دنیا سے بے رغبت رہو تم سے اللہ پاک محبت کرے گا۔[2]

اس حدیثِ پاک کی شرح میں حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا سے بے رغبتی کے رکن تین ہیں: محبتِ دنیا سے علیحدگی، زائد دنیا سے پرہیز، آخرت کی تیاری، ایسے شخص سے اللہ پاک محبت اس لئے کرتا ہے کہ وہ اللہ کے دشمن سے محبت نہیں کرتا، دشمن کا دشمن بھی دوست ہوتا ہے۔ صوفیا فرماتے ہیں کہ آگ کے ڈر سے دنیا میں رہتے ہوئے اس سے الگ رہنا زہد ہے۔ نیز جو دنیا سے بے رغبت ہو گا وہ گناہ کم کرے گا نیکیاں زیادہ اور ایسا بندہ ضرور اللہ تعالیٰ کو پیارا ہے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... الزواجر، الکبیرۃ الرابعۃ، الکبر۔۔۔الخ، خاتمۃ فضائل التواضع، ۱/۱۶۳

2 ... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، ۴/۴۲۳، حدیث: ۴۱۰۲ ملتقطا

3 ... مراٰۃ المناجیح، ۷/۲۴ ملتقطاً

www.dawateislami.net

(۷) حصولِ مراد کے لئے سفر

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے جب رختِ سفر باندھا تو آپ نے مقاماتِ مقدسہ کی زیارات، روحانی فیوض و برکات کے حصول اور ریاضت و مجاہدات کے لئے کئی ممالک کا سفر کیا جن میں شام، بیت المقدس، حجازِ مقدس قابلِ ذکر ہیں۔[1]

(۸) مجاہدات سے کیا حاصل ہوا

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں نے ارادہ کیا کہ میں صوفیا کی لڑی میں پرویا جاؤں اور جو معرفت کے جام وہ پیتے ہیں میں بھی اس میں سے کچھ نوش کروں، اس غرض سے میں نے اپنے نفس پر نظر دوڑائی تو دیکھا کہ اس پر تو بہت زیادہ پردے پڑے ہوئے ہیں اور میرا کوئی شیخ بھی نہیں، تو پھر میں نے گوشہ نشینی اختیار کرلی اور چالیس دن تک ریاضت و مجاہدات کرتا رہا یہاں تک کہ مجھ پر ایک علم ظاہر ہوا جو میرے پاس نہیں تھا اور میں جتنے علوم جانتا تھا وہ علم ان سب سے زیادہ نفیس اور پاکیزہ تھا، جب میں نے اس میں غور و فکر کیا تو معلوم ہوا کہ یہ تو قوتِ فقہیہ ہے۔ میں پھر خلوت نشین (تنہائی اختیار کرنے والا) ہو گیا اور چالیس دن تک ریاضت و مجاہدات کرتا رہا پھر مجھ پر ایک اور علم ظاہر ہوا جو دیگر تمام علوم سے نفیس ترین تھا پہلے تو میں بہت خوش ہوا اور جب اس علم میں غور و فکر کیا تو معلوم ہوا یہ تو نظر و فکر کی قوت ہے۔ میں پھر گوشہ نشین ہو گیا اور چالیس دن

---

1 . . . مرأۃ الجنان، سنۃ خمس وخمس مائۃ، ۳/۱۳۶ ماخوذاً، طبقات الشافعیۃ الکبری، الطبقۃ الخامسۃ محمد بن محمد ـــــ الخ، مبدأ طلب حجۃ الاسلام العلم، ۶/۱۹۷ ماخوذاً

www.dawateislami.net

تک ریاضت و مجاہدات کرتا رہا، مجھ پر ایک اور علم ظاہر ہوا جو بقیہ تمام علوم سے زیادہ مُصَفّٰی و مُجَلّٰی (پاکیزہ و چمکدار) تھا، جب میں نے اس میں غور و فکر کیا تو معلوم ہوا کہ یہ تو وہ قوت ہے جو علم کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور میں علمِ لدنی کے حاملین میں شامل نہ ہوا میں نے یہ جان لیا کہ صفائے قلبی و طہارتِ باطنی کے بارے میں لکھنا چاند کے سیاہ داغ کے بارے میں لکھنے جیسا نہیں ہے (یعنی باطنی بیماریوں کے بارے میں لکھنا زیادہ اہم ہے) [1]

(۹) اچھی صحبت اختیار کرنے کی تاکید

حضرت سیّدنا قطب الدّین محمد بن آرْدَبِیْلِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ابتدائے ایام میں مَیں احوالِ صالحین اور مقاماتِ عارِفین کا منکر (انکار کرتا) تھا یہاں تک کہ میں نے طُوس میں شیخ سیّدنا یوسف نَسَّاج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت اختیار کر لی۔ انہوں نے مجاہدات کے ذریعے میرے دل کی صفائی شروع کی یہاں تک کہ مجھ پر بھی روحانی تجلیات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک بار میں نے خواب میں اللہ پاک کا دیدار کیا۔ اللہ پاک نے مجھ سے فرمایا: اے ابو حامد! میں نے کہا کہ مجھ سے رب بات کر رہا ہے یا شیطان؟ فرمایا: میں تیرا وہ اللہ ہوں جو تیری جہاتِ ستہ (یعنی چھ سمتوں) کو گھیرے ہوئے ہے۔ پھر فرمایا: اے ابو حامد! اپنے قلم کی نقش و نگاری کو چھوڑ اور اس قوم کی صحبت اختیار کر جن کو میں نے دنیا میں اپنی نگاہِ رحمت کا محور بنایا اور وہ میری محبت کے

---

1 . . . اتحاف السادۃ المتقین، المقدمۃ، الفصل الرابع فی بیان مآل الیہ امرہ، ۱/ ۱۲

www.dawateislami.net

سببِ دارین (دونوں جہاں کی بھلائیاں) خرید چکے ہیں۔ میں نے عرض کی: جب تک تو مجھے ان کے معاملے میں حسنِ ظن عطا نہیں فرمائے گا میں اس وقت تک ایسا نہیں کر سکتا۔ اللہ پاک نے فرمایا: میں نے عطا کیا، (یاد رکھ) محبتِ دنیا کی وجہ سے جو تیری مصروفیت ہے! یہ تیرے اور ان کے درمیان رکاوٹ ہے، تو ان دنیوی معاملات کو اپنی مرضی و اختیار سے چھوڑ دے قبل اس کے کہ تجھے ذلت کے ساتھ ان معاملات سے الگ کر دیا جائے۔ بے شک میں نے اپنے جوارِ قدسی سے تجھ پر انوار کی بارش کی، ان (انوار) کو حاصل کر اور کامیاب ہو جا۔ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: پھر میں فرحت و سرور کی حالت میں بیدار ہو گیا اور حضرت سیّدنا شیخ یوسف نَسَّاج رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا خواب انہیں بیان کر دیا۔ وہ مسکرائے اور فرمایا: اے ابو حامد! یہ ہماری وہ ابتدائی تختیاں ہیں جنہیں ہم اپنے پیروں سے مٹا چکے ہیں، بلکہ اگر تم مزید میری صحبت میں رہے تو میں اِثْمَد کی تائید کے ساتھ بصیرت کا ایسا سرمہ تمہاری آنکھوں میں ڈالوں گا کہ تم عرش اور اس کے اِرْد گِرْد کی اشیا کو بھی دیکھ لو گے، پھر تم اس پر بھی راضی نہیں رہو گے یہاں تک کہ تم اس ہستی کا مُشاہدہ نہ کر لو کہ بصارت جس کا ادراک نہیں کر سکتی۔ اُس وقت تمہاری طبیعت کدورتوں سے پاک ہو چکی ہو گی، تمہاری عقل کوہِ طور کی بلندی کو چھو رہی ہو گی اور تم باری تعالیٰ کا خطاب سننے لگو گے جیسے موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام نے سنا تھا "اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ"۔ [1]

---

1 - - - اتحاف السادة المتقين، المقدمة، الفصل الرابع في بيان ما آل اليه امره، ۱/۱۲

www.dawateislami.net

خود پسندی سے بچتے ہوئے دمشق چھوڑ دیا

ایک بار اتفاقاً امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دمشق کے مدرسہ "اَمِینِیَّہ" میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہاں ایک استاذ کہہ رہے تھے: قَالَ الْغَزَالِی یعنی وہ تدریس کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کلام کو بطورِ دلیل ذکر کر رہے تھے۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر خود پسندی (میں مبتلا ہونے) کا خوف طاری ہو گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دمشق چھوڑ دیا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اصلاح کا جذبہ اور بے بسی کی کیفیت

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اصلاحِ اُمت کا جذبہ میرے دل میں زور پکڑ گیا لیکن اس کارِ خیر کے لئے کسی دین پَرْوَر بادشاہ کی حمایت کا حاصل ہونا ضروری تھا غرض نہایت ناگفتہ بہ حالات کے باعث میں خود کو بے بس سمجھنے لگا۔[2]

نیت صاف منزل آسان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیت صاف و خالص ہو تو منزل آسان ہو جایا کرتی ہے۔ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جذبہ سچا اور نیت

---

1 ۔۔۔ طبقات الشافعیۃ الکبری، الطبقۃ الخامسۃ محمد بن محمد ــــ الخ، مبدأ طلب حجۃ الاسلام العلم ٦/١٩٩

2 ۔۔۔ مجموعۃ رسائل الامام غزالی، المنقذ من الضلال، طرق الصوفیۃ، ص ٥٦٠ ماخوذاً

www.dawateislami.net

خالص تھی اس لئے اللہ پاک نے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو یہ موقع عنایت فرمادیا چنانچہ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: سلطانِ اسلام نے مجھے تاکیدی حکم بھیجا کہ میں ان بڑھتے ہوئے فتنوں کو روکنے کے لئے سلطانِ اسلام کی اعانت (مدد) کروں۔ میں نے اپنے احبابِ باکمال سے مشورہ بھی کیا، سب نے یہی مشورہ دیا کہ یہ وقت خلوت نشینی و گوشہ نشینی کا نہیں اور بعض صالحین کو خواب میں بھی یہی القا فرمایا گیا کہ اب خلوت نشینی کا ترک کر دینا ضروری ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ اس کا منبع و منشاء خیر و ہدایت ہے۔ لہٰذا آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه یہ اہم ذمہ داری نبھانے کے لئے نیشاپور تشریف لے آئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ایک بار پھر مسند تدریس پر متمکن ہو گئے۔ لیکن اس بار آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے دل کی کیفیت پہلے جیسی نہیں تھی اب دل میں دنیا سے بے رغبتی کا جذبہ موجیں مار رہا تھا اور مخلوقِ خدا کی اصلاح کی تڑپ نے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو دوبارہ تدریس پر مجبور کیا تھا، اس کے بعد آپ کی جتنی بھی زندگی گزری اس میں دنیا سے بے رغبتی اور جاہ و منصب سے کنارہ کشی کا رنگ نمایاں تھا اور اس کا اندازہ اس واقعے سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے چنانچہ

---

1 ۔۔۔ مجموعۃ رسائل الامام غزالی، المنقذ من الضلال، طرق الصوفیۃ، ص ۵٦٠ ملخصا

www.dawateislami.net

دعوت قبول کرنے کا منفرد انداز

جب حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دوبارہ جامعہ نظامیہ بغداد کا منصبِ تدریس سپرد کیا گیا تو اس وقت کے جید علمائے کرام آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ہم آپ کے مقام و مرتبے کے مطابق آپ کی دعوت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ کی بات سر آنکھوں پر لیکن ایک شرط پر یہ دعوت قبول کی جائے گی کہ یا تو کھانا میری مرضی کے مطابق اور دعوت کا وقت آپ کی مرضی کے مطابق ہو گا یا اس کا اُلٹ یعنی کھانا آپ کی مرضی کے مطابق اور دعوت کا وقت میری مرضی کے مطابق ہو گا۔ حاضرین نے عرض کی: کھانا آپ کی مرضی کا اور دعوت کا وقت ہماری خواہش کے مطابق ہو گا۔ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرا کھانا آج کل روٹی، سرکہ اور سبزی وغیرہ ہے۔ وقت آپ مقرر کر لیں (کب ان اشیا کے ذریعے میری دعوت کریں گے) انہوں نے عرض کی: اللہ پاک کی قسم! ایسا نہیں ہو گا دعوت کا وقت آپ طے فرمائیں اور دعوت میں کھانا ہماری مرضی کا ہو گا اور ہم اس دعوت میں مرغی کا سالن اور میٹھے وغیرہ کا اہتمام کریں گے۔ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: آپ کی بات سر آنکھوں پر اور اس دعوت کا وقت دو سال بعد ہو گا۔ حاضرین نے عرض کی: حضور تقدیر و تعیین (یعنی کھانا و وقت) پر دونوں آپ اختیار فرمایئے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ بحث و مباحثہ کے ذریعے ہم آپ پر غالب نہیں

www.dawateislami.net

آسکتے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا زہد و تقویٰ اور دنیا سے بے رغبتی کا انداز ملاحظہ فرمایا۔ دنیا اور دنیا کی لذّتوں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس قدر کنارہ کش ہو چکے تھے کہ اب لذیذ و عمدہ کھانے کی خواہش بھی باقی نہ رہی۔ یہاں حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک اور عمل بھی قابلِ غور ہے وہ یہ کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دعوت قبول کرنے سے انکار نہیں فرمایا لیکن ایسا انداز اختیار فرمایا کہ دعوت بھی قبول ہو اور آپ کا منشا (لذیذ کھانوں سے اجتناب کرنا) بھی پورا ہو جائے۔ اللہ پاک ہمیں بھی دنیوی خواہشات ولذّات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اس وقت تک عالم نہ کہنا۔۔۔

ایک دن کسی نے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ”یَا فَقِیْہ“ یعنی ”اے عالم“ کہہ کر مخاطب کیا، یہ سن کر حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا رنگ متغیر ہو گیا، آپ نے خود کو اس مرتبے کے قابل نہ سمجھتے ہوئے (بطورِ عاجزی) اس شخص سے فرمایا: اس گھر کا دروازہ کھولو، جب اس نے دروازہ کھولا تو اس گھر کو کتابوں سے بھرا ہوا پایا۔ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس سے فرمایا:

1 . . . طبقات الشافعیۃ الکبری، الطبقۃ الخامسۃ، محمد بن محمد۔۔۔الخ، ذکر بقایا من ترجمتہ، ۶/ ۲۱۸ ملخصا

www.dawateislami.net

جب تک میں ان سب کتابوں کو مکمل نہ پڑھ لوں مجھے اس وقت تک عالم نہ کہا جائے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عاجزی کا ایک انداز ملاحظہ فرمایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اہلِ علم کے نزدیک ”**حُجَّۃُ الاسلام**“، ”**زینُ الدِّین**“ اور ”**اُعْجُوبَۃُ الزَّمَان**“ جیسے القاب کے حامل ہیں مگر کوئی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عالم کہہ دے یہ بھی آپ ناپسند فرماتے۔ اللہ پاک ہمیں حُبِّ جاہ کے مرض سے شفا عطا فرمائے اور اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام غزالی کی یادگار

حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا دمشق میں یہ معمول تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اکثر جامع مسجد اُموی کے غربی مینارے میں سیِّدنا شیخ نصر مقدسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حجرے میں تشریف فرما ہو کر ذکر و فکر و مجاہدات میں مشغول ہو جاتے تھے۔ جس جگہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف فرما ہوتے وہ آپ کی نسبت کی وجہ سے ”**الغزالیہ**“ کے نام سے مشہور ہے۔[2]

---

1 - - - طبقات الشافعیۃ الکبری، الطبقۃ الرابعۃ، عبد الملک بن عبد اللہ ـــ الخ، ذکر زیادات أخر فی ترجمۃ ـــ الخ، ۱۸۵/۵

2 - - - طبقات الشافعیۃ الکبری، الطبقۃ الخامسۃ، محمد بن محمد ـــ الخ، بد أطلب حجۃ الاسلام العلم، ۱۹۷/۶

www.dawateislami.net

مخلوقِ خدا کی خدمت زیادہ اہم ہے

سلطان محمد بن ملک شاہ علم دوست خلیفہ تھا اور اس کے وُزَرا بھی علمائے کرام کی قدر کرنے والے تھے۔ خلیفہ کے وزرا میں ایک وزیر اَنُوشِرْوَان بھی تھا جو اکثر علمائے کرام کی زیارت کے لئے ان کی بارگاہ میں حاضری دیا کرتا تھا۔ ایک دن انوشروان حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اس کا اپنی قیام گاہ پر حاضر ہونا اچھا نہ لگا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بلاتاخیر اس وزیر کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "تیرا زمانہ تجھے ناپسند کرتا ہے اور تو (دنیا میں) ایک اَجِیر کی طرح ہے۔ لہٰذا اپنے فرائض احسن طریقے سے پورے کر، یہ کام تیرے لئے میری ملاقات سے زیادہ اہم ہے۔"

انوشروان نے جب حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پُر تاثیر زبان سے یہ نصیحت بھرے کلمات سنے تو نہایت حیرت کے عالم میں کہنے لگا: اللہ پاک کی قسم! یہ وہی ہیں جو کسی زمانے میں اس بات کے طلبگار تھے کہ ان کے نام کے ساتھ بڑے بڑے القابات لگائے جائیں، ان کا لباس سونا اور ریشم ہوا کرتا تھا اور اب یہ اس مقام پر فائز ہو چکے ہیں (کہ ترکِ دنیا و مخالفتِ نفس کی وجہ سے میری ملاقات بھی ان پر گراں گزر رہی ہے)[1]

آخری عمر میں بھی درس و تدریس

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ عرصہ جامعہ نظامیہ میں تدریس

---

1 . . . المنتظم، ثم دخلت سنة خمس وخمسمأته، ذكر من توفى فى هذه السنة۔۔۔الخ، ۱۷/۱۲۶

www.dawateislami.net

کے فرائض سر انجام دیتے رہے، پھر تدریس چھوڑ کر اپنے آبائی علاقے طوس تشریف لے گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ان ایام میں بھی نیکی کی دعوت اور درس و تدریس کا سلسلہ مکمل طور پر ترک نہ فرمایا۔ اسی غرض سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی قیام گاہ کے پاس طلبائے کرام کے لئے ایک مدرسہ اور صوفیائے کرام کے لئے ایک خانقاہ قائم فرمائی، جہاں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ روز مَرَّہ کے اَوْرَاد و وظائف، ختمِ قران، صوفیا و طلبا کے لئے محافلِ درس و وعظ کا اہتمام، صوم و صلوۃ پر مُداومت اور دیگر عبادات کا اہتمام و اِلتزام فرماتے اور تا دمِ آخر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے یہی مشاغل رہے۔(1)

علمِ حدیث کی رغبت

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے جس طرح دیگر علوم و فنون میں کمال حاصل کیا۔ زندگی کے آخری ایام میں علمِ حدیث میں مہارت حاصل کرنے کی طلب دل میں اُجاگر ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حافظ الحدیث ابو الفتیان عمر بن عبدُ الکریم رواسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کا اعزاز و اکرام کیا اور صحیح بخاری کا درس لیا۔(2)

---

1 ۔۔۔ سیر اعلام النبلاء، الغزالی ۔۔۔ الخ، ۱۴/۳۲۲، طبقات الشافعیۃ الکبری، الطبقۃ الخامسۃ، محمد بن محمد ۔۔۔ الخ، مبدأ طلب حجۃ الاسلام العلم، ۶/۲۰۰، مرآۃ الجنان، سنۃ خمس وخمس مائۃ، ۳/۱۳۷

2 ۔۔۔ طبقات الشافعیۃ الکبری، الطبقۃ الخامسۃ، محمد بن محمد ۔۔۔ الخ، ذکر کلام عبد الغافر الفارسی، ۶/۲۱۵، سیر اعلام النبلاء، الرواسی ۔۔۔ الخ، ۱۴/۳۱۸

www.dawateislami.net

حضرت سیّدنا امام ابو محمد عبد اللہ بن اسعد یافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ کے علمِ حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی حیاتِ مبارکہ کا اختتام محدثینِ کرام کی صحبت اور بخاری و مسلم کا مطالعہ کرتے ہوئے ہوا۔ اگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کچھ عرصہ اور بقیدِ حیات رہتے تو بہت قلیل مُدَّت میں اس فن میں بھی سب پر غالب آجاتے۔[1]

امام غزالی کی آخری نصیحت

حجۃُ الاسلام حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر نزع کا عالم طاری تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے تلامذہ بھی اس وقت حاضر تھے، لہٰذا آخری نصیحت کرنے کے لئے ان سب نے عرض کی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بار بار یہ مختصر اور جامع ترین نصیحت ارشاد فرمائی: عَلَیْكَ بِالْاِخْلَاص یعنی اخلاص اختیار کیجئے۔ اس وقت بخاری شریف آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سینے پر تھی، یہ فرماتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی روح پرواز کر گئی۔[2]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کسی بھی نیک عمل میں محض رضائے الٰہی حاصل کرنے کا اِرادہ کرنا اخلاص کہلاتا ہے۔[3] اخلاص کی بہت اہمیت ہے، بغیر اخلاص کے ہمارے تمام نیک اعمال رائیگاں ہوسکتے ہیں۔ اسی اہمیت کے پیشِ

1 . . . مرآۃ الجنان، سنۃ خمس وخمس مائۃ، ۳/ ۱۴۱

2 . . . المنتظم، ثم دخلت خمس وخمس مائۃ، ۱۷/ ۱۲۷، روشنی کی طرف، مقدمہ، ص ۱۲

3 . . . احیاء العلوم، الباب الثانی فی الاخلاص ۔۔۔ الخ، بیان حقیقۃ الاخلاص، ۵/ ۱۰۷

www.dawateislami.net

نظر حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آخری وصیت فرماتے ہوئے صرف اخلاص پر زور دیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنی تمام عبادات اور اپنے دیگر معاملات میں اخلاص اختیار کریں اور اس کے فوائد و ثمرات سے خوب خوب برکتیں حاصل کریں جیسا کہ حضرت سیّدنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص 40 دن اللہ پاک کے لئے اخلاص اختیار کرے اس کے دل سے زبان پر حکمت کے چشمے پھوٹیں گے۔ [1] اللہ پاک ہمیں بھی اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

سفرِ آخرت

عمر کے آخری حصے میں اگرچہ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا زیادہ تر وقت عبادت میں گزرتا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شب و روز مجاہدات و ریاضات میں بسر کرتے مگر تصنیف و تالیف کا مشغلہ بالکل ترک نہ فرمایا۔

اس کے ایک برس بعد ۱۴ جمادی الاُخریٰ بروز پیر ۵۰۵ھ میں بمقام طابران (طوس) میں انتقال فرمایا بوقتِ وصال آپ کی عمر مبارک 55 سال تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تدفین اپنے آبائی شہر طوس میں ہوئی۔ [2]

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، مکحول الشامی، ۵/۲۱۵

2 ... المنتظم، ثم دخلت خمس و خمسمائۃ، ۱۷/۱۲۴، سیر اعلام النبلاء، الغزالی ... الخ، ۱۴/۳۳۲، طبقات الشافعیۃ الکبری، الطبقۃ الخامسۃ، محمد بن محمد ... الخ، مبدأ طلب حجۃ الاسلام العلم، ۶/۲۰۱

www.dawateislami.net

میرے رب کا حکم سر آنکھوں پر

حضرت سیِّدُنا امام ابن جوزِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے "اَلثُّبَاتُ عِنْدَ الْمَمَات" میں آپ کے وصال کا واقعہ حضرت سیِّدُنا احمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی زبانی یہ لکھا ہے کہ پیر کے دن حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ صبح کے وقت بستر سے اٹھے۔ وضو کر کے نماز پڑھی پھر کفن منگوایا اور آنکھوں سے لگا کر فرمایا: "میرے رب کا حکم سر آنکھوں پر۔" اتنا کہا اور چہرہ قبلہ رو کر کے پاؤں پھیلا دیئے۔ لوگوں نے دیکھا تو روح پرواز کر چکی تھی۔ (1)

جنازہ کون پڑھائے گا؟

حضرت سیِّدنا علامہ زَبِیدِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے کچھ صاحبِ فضل معتقدین کو وصیت فرمائی کہ میری قبر میرے گھر میں ہی بنانا، قرب و جوار کے لوگوں سے میرے جنازے میں حاضری کی درخواست کرنا، اس کے علاوہ کوئی کام نہ کرنا یہاں تک کہ بیابان (جنگل) سے تین بندے آئیں گے جنہیں اہلِ عراق میں سے کوئی نہیں جانتا، ان میں سے دو غسل دیں گے اور تیسرا جنازہ

---

1 ... الثبات عند الممات، ص ۱۲۸

www.dawateislami.net

پڑھائے گا اور بغیر کسی کے حکم و مشورے کے یہ کام ہوں گے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا وصال ہو گیا تو خُدّام نے وہ تمام کام کر دیئے جس کی حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے وصیت فرمائی تھی، جب سب لوگ میت کے پاس آگئے تو انہوں نے تین بزرگوں کو بیابان سے آتے ہوئے دیکھا، ان میں سے دو بزرگ آگے بڑھے اور غسل دینے لگے جبکہ تیسرا شخص پوشیدہ رہا، جب غسل و تکفین سے فارغ ہو کر لوگ جنازے کو قبر کے پاس لے گئے تو تیسرے بُزرگ ظاہر ہوئے جنہوں نے چادر لپیٹ رکھی تھی، ان کی ایک جانب کالا جھنڈا تھا اور اُونی عمامہ شریف کا تاج سجا رکھا تھا، انہوں نے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کا جنازہ پڑھایا پھر سلام کرنے کے بعد یہ لوگ نگاہوں سے اوجھل ہو گئے، جنازے میں جو عراق کے اہلِ علم و فضل شامل تھے انہوں نے ان تین بزرگوں کے اوصاف ذہن نشین کر لئے مگر کوئی ان کو نہ جانتا تھا۔ بعض اہلِ علم نے رات کو ہاتفِ غیبی سے یہ آواز سنی: بیشک جس شخص نے جنازہ پڑھایا وہ (حضرت سیّدنا) شیخ ابو عبد الله محمد بن اسحاق امغار شریف رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ تھے جو مغرب کے ایک علاقے سے تشریف لائے، جن دو حضرات نے غسل دیا وہ ان کے ساتھی حضرت سیّدنا ابو شعیب ایوب بن سعید بن دازمور رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اور حضرت سیّدنا ابو عیسیٰ وازجیج رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ تھے۔ پھر اہلِ عراق ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اپنے لئے دعائیں کروائیں۔[1]

---

1 . . . اتحاف السادة المتقين، المقدمة، الفصل السابع في انتقاله من دار الدنيا۔۔۔الخ، ۱/ ۱۵

www.dawateislami.net

مزارِ مبارک

طوس خراسان کا ایک بڑا شہر ہے اس میں باب الشیخ کے پاس مقابرِ غزالی نامی قبرستان میں حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا مزارِ فائزُالانوار موجود ہے۔[1]

وراثت و اولاد

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے وراثت میں اس قدر مال چھوڑا جو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے اہل وعیال کے لئے کافی تھا حالانکہ آپ کو بہت زیادہ مال وزر پیش کیا گیا مگر آپ نے قبول نہ کیا اور کبھی کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہ کیا۔ اولاد میں صرف بیٹیاں ہی سوگوار چھوڑیں۔[2]

مکھی پر رَحم کرنا باعثِ مغفرت ہو گیا

کسی نے خواب میں حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللهُ بِكَ؟ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ پاک نے مجھے بخش دیا، پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مکّھی سیاہی (INK) پینے کے لئے میرے قلم پر بیٹھ گئی، میں لکھنے سے رک گیا یہاں تک کہ وہ فارِغ ہو کر اُڑ گئی۔[3]

---

1 ... سفرِ محبت، ص۲۷۶ ملخصاً، رحلة ابن بطوطة، الذی تنسب الیه مدینة الجام، ۱/۳۹۴

2 ... تاریخ اسلام للذهبی، الجزء الخامس والثلاثون، ۳۵/۱۱۸

3 ... المنن الکبریٰ، الباب السابع فی جملة من الاخلاق ـــــ الخ، ص۳۰۵

www.dawateislami.net

بارگاہِ رسالت میں مقبولیت

صاحبِ حزب البحر، عارِف بِاللہ حضرت سیِّدنا امام شاذلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مسجد اقصیٰ میں محوِ خواب تھا، میں نے دیکھا کہ مسجدِ اقصیٰ کے صحن میں ایک تخت بچھا ہوا ہے اور لوگوں کا ایک جمِّ غفیر گروہ دَر گروہ داخل ہو رہا ہے۔ میں نے پوچھا: "یہ جمِّ غفیر کن لوگوں کا ہے؟" بتایا گیا: "یہ انبیائے کرام و رُسُلِ عظام عَلَیْہِمُ السَّلَام ہیں جو حضرت سیِّدنا حسین بن منصور حلاج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ظاہر ہونے والی ایک بات پر ان کی سفارش کے لئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے ہیں۔" پھر میں نے تخت کی طرف دیکھا تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر جلوہ فرما ہیں اور دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام جیسے حضرت سیِّدنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ، حضرت سیِّدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ، حضرت سیِّدنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ اور حضرت سیِّدنا نوح عَلَیْہِمُ السَّلَام سامنے تشریف فرما ہیں۔ میں ان کی زیارت کرنے اور ان کا کلام سننے لگا۔ اسی دوران حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: آپ کا فرمان ہے: "عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل یعنی میری اُمّت کے علما بنی اسرائیل کے انبیا کی طرح ہیں۔" لہٰذا مجھے ان میں سے کوئی دکھائیں۔ تو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایک سوال کیا، آپ نے 10 جواب دیئے۔ تو حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ "جواب سوال کے مطابق ہونا چاہیے، سوال ایک کیا گیا اور تم نے 10 جواب دیئے۔" تو حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ

www.dawateislami.net

عَلَیْہ نے عرض کی: جب اللہ پاک نے آپ سے پوچھا تھا: ” ترجمۂ کنزالایمان: اور تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ۔“ (پ۱۶، طٰہٰ:۱۷) تو اتنا عرض کر دینا کافی تھا کہ ”یہ میرا عصا ہے۔“ مگر آپ نے اس کی کئی خوبیاں بیان فرمائیں۔ (1)

حضراتِ علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ گویا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سیّدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں عرض کر رہے ہیں کہ ”جب آپ کا ہم کلام باری تعالیٰ تھا تو آپ نے وفورِ محبت اور غلبۂ شوق میں اپنے کلام کو طول دیا تاکہ زیادہ سے زیادہ ہم کلامی کا شرف حاصل ہو سکے اور اس وقت مجھے آپ سے ہم کلام ہونے کا موقع ملا ہے اور کلیمِ خدا سے گفتگو کا شرف حاصل ہوا ہے اس لئے میں نے اس شوق و محبت سے کلام کو طوالت دی ہے۔“(2)

کراماتِ امام غزالی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب اللہ پاک کے نیک بندے اللہ پاک کی رضا و خوشنودی کے لئے دنیا کی تمام تر لذتوں اور عیش و آرام کو ترک کر کے عبادت و ریاضت کے لئے کمربستہ ہو جاتے ہیں تو اللہ پاک ان کو روحانی ترقی اور اپنی بارگاہ میں مقبولیت کا درجہ عطا فرماتا ہے۔ پھر اللہ پاک کے ان نیک بندوں سے بسا اوقات ایسے خلافِ عادت افعال و اعمال کا ظہور ہوتا ہے کہ جن کو دیکھ کر عقلِ انسانی دَنگ رہ جاتی ہے۔ محققین و مؤرخین نے اپنی کتب میں حضرت سیّدنا

1 ... روح البیان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۴۳، ۱/۲۴۸ ملخصاً، فتاوی رضویہ، ۲۸/۴۱۰

2 ... کوثر الخیرات، ص ۴۰

www.dawateislami.net

امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کئی کرامات کا تذکرہ کیا ہے۔ حصولِ برکت کے لئے اُن میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے، ملاحظہ فرمایئے:

(۱) بادشاہ کی حالت ابتر ہو گئی

سلطان علی بن یوسف بن تاشفین عالم و فاضل اور نہایت عادل حکمران تھا اور حضرت سیّدنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا پیرو کار تھا۔ جب حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تصنیفات مغرب میں آئیں تو اس نے یہ سمجھا کہ یہ خالص علومِ فلسفہ پر مشتمل ہیں۔ یہ بادشاہ ان علوم کو ناپسند کرتا تھا، لہٰذا اس نے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتب کو جلانے کا حکم دیا اور یہ عہد کیا کہ جس کے پاس بھی امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کی تصانیف ہوں گی اسے قتل کر دیا جائے گا۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسے ولیٔ کامل کی کتب سے متعلق یہ اقدام اسے مہنگا پڑا، اس کی حالت دن بدن ابتر ہوتی چلی گئی، اس کی سلطنت میں فتنہ و فساد پھیل گیا، دیگر ممالک کے لشکر اس پر غالب آنے لگے۔ جب اس کو یہ احساس ہوا کہ اب وہ عاجز آچکا ہے تو اس نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی: "اے اللہ! مسلمانوں کو ایسا حکمران عطا فرما جو ان کے معاملات میں قوی ہو۔" پھر عبدُ المؤمن بن علی اس پر غالب آگیا اور بادشاہ علی بن یوسف کا اسی حالت میں انتقال ہو گیا۔[1]

---

1 . . . اتحاف السادۃ المتقین، المقدمۃ، الفصل السادس فی ذکر شیء من کراماتہ، ۱/ ۱۴ ملخصاً، طبقات الشافعیۃ الکبری، الطبقۃ الخامسۃ محمد بن محمد۔۔۔الخ، ذکر بقایا من ترجمتہ، ۶/ ۲۱۹

www.dawateislami.net

(۲) بعدِ وصال ایک کرامت

حضرت سیّدنا شیخ اکبر مُحیُ الدِّین ابن عربی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی کتاب ”رُوْحُ الْقُدُسْ فِیْ مُنَاصَحَۃِ النُّفُس“ میں حضرت سیّدنا ابو عبد اللہ ابن زَیْن یابُرِی اِشْبِیْلِی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حالات لکھتے ہوئے بیان فرماتے ہیں: آپ کا شمار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ ایک رات حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے رد میں ابو القاسم بن حمدین کی لکھی ہوئی کتاب پڑھ رہے تھے کہ بینائی چلی گئی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی وقت بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو کر گریہ وزاری کی اور قسم کھائی کہ آئندہ کبھی بھی اس کتاب کو نہ پڑھوں گا، اسے اپنے آپ سے دور رکھوں گا۔“ اسی وقت بینائی واپس لوٹ آئی۔ یہ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کرامت ہے جو ان کے انتقال کے بعد حضرت سیّدنا ابو عبد اللہ ابن زَیْن یابُرِی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ذریعے ظاہر ہوئی۔[1]

(۳) گستاخ کا انجام

حضرت سیّدنا تاج الدین عبد الوہاب بن علی سبکی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک فقیہ نے مجھے بتایا کہ ایک شخص نے فقہ شافعی کے درس میں حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بُرا بھلا کہا تو میں بڑا غمگین ہوا، رات اسی غم کی حالت میں

---

1 . . . کشف النور عن الاصحاب القبور مع الحدیقۃ الندیۃ، ۲/۸

www.dawateislami.net

نیند آ گئی خواب میں حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی زیارت ہوئی، میں نے برا بھلا کہنے والے شخص کا تذکرہ کیا تو فرمایا: ”فکر نہ کرو وہ کل مر جائے گا۔“ چنانچہ صبح جب میں حلقۂ درس میں حاضر ہوا تو اس شخص کو ہشاش بشاش دیکھا مگر جب وہ وہاں سے نکلا تو گھر جاتے ہوئے راستے میں سواری سے گر گیا اور زخمی حالت میں گھر پہنچا اور سورج غروب ہونے سے پہلے ہی مر گیا۔(1)

(۴) پانچ کوڑوں کی سزا

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن اسعد یافعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نقل کرتے ہیں کہ مشہور مغربی فقیہ حضرت سیِّدُنا ابوالحسن علی بن حِرزِھَم رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ شروع میں اِحۡیَاءُ الۡعُلُوۡم کا بہت رد کیا کرتے تھے حتی کہ ایک بار آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے اس کتاب کے کئی نسخے جمع کر کے جمعہ کے دن جامع مسجد میں جلا ڈالنے کا ارادہ کیا مگر اسی جمعہ کی شب خواب دیکھا کہ وہ جامع مسجد میں داخل ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں جلوہ فرما ہیں اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمَا بھی موجود ہیں اور سامنے حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کھڑے ہیں۔ جب یہ سامنے ہوئے تو سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ مجھ سے جھگڑتے ہیں، اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا یہ گمان کرتے

---

1 . . . طبقات الشافعیة الکبری، الطبقة الخامسة محمد بن محمد۔۔۔الخ، ذکر بقایا من ترجمته، ۶/ ۲۱۹، اتحاف السادة المتقین، المقدمة، الفصل السادس فی ذکر شیء من کراماته، ۱/ ۱۴

www.dawateislami.net

ہیں تو میں بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرتا ہوں اور اگر میرا مؤقف آپ کی برکت اور اتباعِ سنّت سے حاصل شدہ ہے اور میں حق پر ہوں تو ان سے میرا حق دلایئے۔" یہ سن کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے "احیاء العلوم" لی اور ایک ایک صفحہ کر کے مکمل ملاحظہ فرمائی پھر ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! یہ تو بہت اچھی ہے۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دیکھی تو فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! یقیناً یہ بہت اچھی ہے۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ملاحظہ کی اور یہی فرمایا، پس حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فقیہ علی بن حرزہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کوڑے لگانے کا حکم دیا، جب پانچ کوڑے لگ چکے تو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے سفارش کرتے ہوئے عرض کی: "یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! شاید انہوں نے اپنے گمان میں اس کتاب کو آپ کی سنّت کے خلاف سمجھا تو غلطی کر گئے۔" چنانچہ

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس پر راضی ہو گئے اور وہ سفارش قبول کر لی گئی۔ حضرت سیّدنا علی بن حرزہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب بیدار ہوئے تو کوڑوں کا اثر پیٹھ پر موجود تھا۔ آپ نے یہ خواب اپنے اصحاب کو بیان کیا اور رب تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کی اور اپنے اس عمل کی معافی طلب کی مگر طویل عرصے (یعنی ایک مہینے) تک کوڑوں کا درد محسوس کرتے رہے۔ اس دوران بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑا کر عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شفاعت کا

www.dawateislami.net

سوال کرتے رہتے یہاں تک کہ دوبارہ خواب میں زیارتِ سرکارِ اعظم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشرف ہوئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دستِ کریمانہ ان کی پیٹھ پر پھیرا تو درد جاتا رہا اور انہیں بحکمِ الٰہی معافی وشفاعت مل گئی۔ اس کے بعد سے انہوں نے اِحْیَاءُ الْعُلُوْم کے مطالعے کو خود پر لازم کرلیا تو اللہ پاک نے ان پر باطن کے دروازے کھول دیئے، انہوں نے معرفتِ الٰہی سے وافر حصہ پایا، اکابر مشائخ کی صف میں شمار ہوئے اور ظاہری و باطنی علوم والے بن گئے۔ [1]

امام غزالی کی شان وعظمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کسی کے لئے اچھا خواب دیکھا جائے تو وہ اس کے حق میں بشارت کی حیثیت رکھتا ہے جیسا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: نبوت گئی، اب میرے بعد نبوت نہ ہوگی مگر بِشارتیں۔ وہ کیا ہیں؟ نیک خواب کہ آدمی خود دیکھے یا اُس کیلئے دیکھے جائیں۔ [2]

حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وصال کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں بھی بہت سی بشارتیں بذریعہ خواب دیکھی گئیں جن سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہِ الٰہی اور بارگاہِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں محبوبیت کا

---

1 ... الاحیاء بفضائل الاحیاء علی ھامش احیاء علوم الدین، ۵/ ۳۵، طبقات الشافعیۃ الکبری، الطبقۃ الخامسۃ، ذکر من نام الی ۔۔۔الخ، ۱/ ۲۵۸

2 ... المعجم الکبیر، حذیفۃ بن اسید ۔۔۔الخ، ۳/ ۱۷۹، حدیث: ۳۰۵۱

www.dawateislami.net

اظہار ہوتا ہے۔ ان میں سے چند رؤیائے صالحہ (اچھے خوابوں) کا تذکرہ آپ بھی ملاحظہ فرمائیے:

(۱) قابلِ فخر ہستی

حضرت سیدنا امام ابوالحسن شاذلی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں خواب میں زیارتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مشرف ہوا تو دیکھا کہ حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیّدنا موسیٰ اور حضرت سیّدنا عیسیٰ عَلَیۡہِمَا السَّلَام کے سامنے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ پر فخر کرتے ہوئے فرما رہے ہیں: ''کیا تمہاری امتوں میں غزالی جیسا عالم ہے؟'' دونوں نے عرض کی: ''نہیں۔''[1]

(۲) امام الانبیا کی دست بوسی

حضرت سیّدنا جمال حرم ابو الفتح عامر بن نجا رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ میں 14 شوال المکرّم ۵۴۵ ہجری بروز اتوار مسجدِ حرام میں داخل ہوا تو مجھے اُونگھ آگئی۔ اسی حال میں زیارتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُشرف ہوا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انتہائی خوبصورت کُرتا اور عمامہ زیبِ تن کیا ہوا تھا۔ پھر دیکھا کہ ائمۂ اربعہ (حضرت سیّدنا امام اعظم، حضرت سیّدنا امام مالک، حضرت سیّدنا امام شافعی اور حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن) نے ایک ایک کرکے اپنا فقہی مذہب پیش

---

1 ... اتحاف السادة المتقين، المقدمة، الفصل الخامس في ثناء الأكابر ... الخ، ١/١٢؛ طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الخامسة، محمد بن محمد ... الخ، ذكر منام ... الخ، ٦/٢٥٧

www.dawateislami.net

کیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر ایک کی تصدیق فرمائی۔ پھر بد مذہبوں کے ایک رہنما نے اس مقدس حلقے میں داخل ہونا چاہا تو حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے اُسے ذلت کے ساتھ وہاں سے دور کر دیا گیا۔ اس کے بعد میں نے آگے بڑھ کر عرض کی: یارسولَ اللہ! میرے پاس یہ کتاب یعنی ''احیاء العلوم'' ہے، اس میں میرا اور اہلسنّت و جماعت کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے۔ اگر اجازت ہو تو پیش کروں؟ اجازت ملنے پر میں نے کتاب کے باب ''قواعد العقائد'' سے پڑھنا شروع کیا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، کِتَابُ قَوَاعِدِ الْعَقَائِدِ وَ فِیْهِ اَرْبَعَةُ فُصُوْل: اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ تَرْجَمَةِ عَقِیْدَةِ اَهْلِ السُّنَّة... پڑھتے پڑھتے جب میں اس عبارت پر پہنچا: وَاِنَّهُ تَعَالٰی بَعَثَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الْقُرَشِیَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اِلٰی کَافَّةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، وَالْجِنِّ وَالْاِنْس... تو میں نے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اقدس پر خوشی و مسرت کے آثار دیکھے۔ پھر ارشاد فرمایا: ''غزالی کہاں ہے؟'' تو حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی وقت حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ! غلام حاضر ہے۔ اور آگے بڑھ کر سلام عرض کیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سلام کا جواب دے کر اپنا دستِ مبارک بڑھایا تو حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے بوسہ دیا اور اس سے برکت حاصل کی۔ حضرت جمال حرم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے اس دن پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت زیادہ مسرور پایا۔'' جب میری اُونگھ کی کیفیت ختم ہوئی تو میری آنکھوں سے خوشی

کے آنسو جاری تھے۔ مزید فرماتے ہیں: ”رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حضراتِ ائمۂ اربعہ رَحِمَهُمُ الله کے مذاہب کی تصدیق فرمانا اور (اِحیاءُ العُلُوم میں مذکور) امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے عقیدہ کو پسند فرما کر اس کی تصدیق کرنا اللہ پاک کی ایک عظیم نعمت اور بڑا احسان ہے۔ ہم اللہ پاک سے سنّتوں بھری زندگی کا سوال کرتے اور ملتِ اسلام پر خاتمہ کی دعا مانگتے ہیں۔“[1]

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(۳) 70 حجابات عبور کر لئے

حضرت سیّدنا عارفِ کبیر، قطبِ ربانی احمد صیاد یمنی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: میں نے خواب میں آسمان کے دروازے کھلے دیکھے۔ آسمان سے فرشتوں کی ایک جماعت سبز حلے (یعنی جنتی لباس) اور سواری لئے اتری۔ وہ ایک قبر کے سرہانے آکر کھڑے ہو گئے۔ اس قبر والے کو باہر نکال کر حلہ پہنایا، سواری پر سوار کیا اور ایک ایک کر کے تمام آسمانوں سے گزرتے گئے یہاں تک کہ اس شخص نے 70 حجابات کو بھی عبور کر لیا۔ میں ان حجابات اور ان کی انتہا کو نہ جان سکا۔ پس جب ان کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا: ”یہ امام محمد غزالی ہیں۔“[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الخامسة محمد بن محمد... الخ، ذكر المنام الذي أبصره... الخ، ٦/ ٢٢٨ ملخصا

2 ... طبقات الشافعية الكبرى، الطبقة الخامسة محمد بن محمد... الخ، ذكر كلام الطاعنين... الخ، ٦/ ٢٥٨ ملخصاً

www.dawateislami.net

علما و مشائخ کے نزدیک امام غزالی کا مقام

صدیقیتِ عظمٰی

حضرت سیّدنا امام ابوالحسن شاذِلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگرد عارف باللہ ابو العباس مَرْسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیّدنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ صدیقیتِ عظمٰی کے مقام پر فائز تھے۔“[1]

علوم کے قطب

حضرت سیّدنا شیخ اکبر مُحْیُ الدِّین ابن عربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قطب کے درجے پر فائز تھے۔[2] بعض بزرگوں سے منقول ہے: ”قطب تین ہوتے ہیں: (۱)... علوم کے قطب جیسے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی (۲)... احوال کے قطب جیسے حضرت سیّدنا بایزید بِسْطامی (۳)... مقامات کے قطب جیسے حضرت پیرانِ پیر سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم۔“[3]

---

1 ... طبقات الشافعیۃ الکبری، الطبقۃ الخامسۃ، محمد بن محمد ... الخ، ذکر کلام الطاعنین ... الخ، ۶/۲۵۷ ملخصا

2 ... اتحاف السادۃ المتّقین، المقدمۃ، الفصل الخامس فی ثناء الاکابر ... الخ، ۱/۱۳

3 ... اتحاف السادۃ المتّقین، المقدمۃ، الفصل الخامس فی ثناء الاکابر ... الخ، ۱/۱۳

www.dawateislami.net

کامل عقل والا ہی امام غزالی کو پہچان سکتا ہے

حضرت سیّدنا محمد بن یحییٰ نَیْشاپُورِی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میرے استاذ محترم حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مقام ومرتبہ کو صرف کامل عقل والا ہی پہچان سکتا ہے۔“[1]

امام غزالی جیسا نہیں دیکھا

خطیبِ نَیْشاپُور امام ابو الحسن عبد الغافر بن اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے حجت اور ائمہ دین کے پیشوا ہیں۔ فصاحت وبلاغت، اندازِ بیان، طرزِ گفتگو، تیز فہمی اور ذہانت میں ان جیسا آنکھوں نے نہیں دیکھا۔[2]

ان کا مثل نہیں

حضرت سیّدنا ابو العباس احمد بن محمد المعروف ابن خلکان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”شوافع میں ان کے زمانے کے آخر تک ان کا مثل کوئی نہیں تھا۔“[3]

شافعیِ ثانی

نَیْشاپُور کے رئیس الشافعیہ حضرت سیّدنا محمد بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا:

---

1 - - - اتحاف السادۃ المتقین، المقدمۃ، الفصل الخامس فی ثناء الاکابر۔۔۔الخ، ۱۳/۱

2 - - - مراٰۃ الجنان، سنۃ خمس وخمس مائۃ، ۱۳۸/۳

3 - - - وفیات الاعیان، الغزالی، ۵۸/۴

www.dawateislami.net

امام محمد غزالی دوسرے امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا ہیں۔[1]

بے مثل ذہانت و فطانت

حضرت سیِّدنا امام ابن عساکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ جیسا ذہین وفطین آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا۔“[2]

امام غزالی مجدد تھے

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا یعنی یقیناً اللہ پاک اس امت کے لئے ہر سو برس پر ایک مجدد بھیجتا رہے گا جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا۔[3]

علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ فرماتے ہیں: پہلی صدی کے آخر میں حضرت سیِّدنا عمر بن عبدُالعزیز، دوسری صدی کے آخر میں حضرت سیِّدنا امام شافعی، تیسری صدی کے آخر میں حضرت سیِّدنا امام ابوالحسن اشعری، چوتھی صدی کے آخر میں حضرت سیِّدنا ابو بکر الباقلانی اور پانچویں صدی کے آخر میں حضرت سیِّدنا ابو حامد الغزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن مجدد تھے۔[4]

---

1 - - - طبقات الشافعیۃ الکبری، الطبقۃ الخامسۃ محمد بن محمد ـــ الخ، ومن کلام اھل عصرفیہ، ٢٠٢/٦

2 - - - تاریخ ابن عساکر، ٢٠٠/٥٥

3 ...ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب مایذکر فی قرن المائۃ، ١٤٨/٤، حدیث: ٤٢٩١

4 ...اتحاف السادۃ المتقین، الفصل الثامن عشر فی بیان کونہ مجددا ـــ الخ، ٣٥/١

www.dawateislami.net

پانچویں صدی کے مجدد

سیّدنا حافظ ابو الفضل عبد الرحیم عراقی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: ”علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کے نزدیک حضرت سیّدنا امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه پانچویں صدی ہجری کے مجدد تھے۔“(1)

امام غزالی کے تجدیدی کارنامے

حضرت سیّدنا علامہ زبیدی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو پانچویں صدی کا مجدد قرار دیا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے تجدیدی کارناموں میں سب سے اہم کارنامہ یہ تھا کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فلسفہ اور اس کے باطل نظریات کا نہایت تحقیقی انداز میں رد فرمایا۔ جس کی وجہ سے فلاسفہ اور ان کے مُعتقدین کا زور ٹوٹ گیا نیز فرقۂ باطنیہ کی گمراہ کن تعلیمات کا تجزیہ اور مسلمانوں کو اس گمراہ فرقے کی گمراہی سے محفوظ رکھنے کے لئے تصنیفات کیں جن کے ذریعے مسلمانوں کے عقائد میں جو خرابیاں پیدا ہو چکی تھیں وہ دور ہو گئیں اور نئے سرے سے عقائد کی اصلاح میں آپ کی سعیِ مسلسل نے اہم کردار ادا کیا ان دونوں گروہوں کے رد میں لکھی جانے والی کتب میں ”تَهَافُتُ الْفَلَاسِفَة“ اور ”اَلْمُسْتَظْهِرِی“ قابلِ ذکر ہیں کہ گمراہ فرقوں سے آج تک ان کا کما حقہ جواب نہ بن پڑا۔

---

1 . . . اتحاف السادة المتقین، الفصل الثامن عشر فی بیان کونه مجددا۔۔۔الخ، ١/٣٥

www.dawateislami.net

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے تجدیدی کارناموں میں ایک اور اہم کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دور میں معاشرہ بے راہ روی کا شکار اور حقیقی اسلامی تعلیمات سے کوسوں دور ہو چکا تھا، عوام تو عوام، خواص بھی طلبِ دنیا میں اس قدر مگن تھے کہ انہیں معاشرے کے ظاہر و باطن کی اصلاح کا خیال تک نہ گزرتا، حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اصلاحِ معاشرہ اور اصلاحِ باطن کے لئے "احیاءُ العلوم" تصنیف فرمائی۔ رہتی دنیا تک اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ اس تصنیف میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نہ صرف عوام بلکہ خواص یہاں تک کہ امراو وُزرا کی بھی نہایت جامع اور خوبصورت انداز سے اصلاح فرمائی اور لوگوں کو ان کے خفیہ عیوب سے آگاہ فرمایا جن سے لوگ صرفِ نظر کر چکے تھے۔ یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ایسے بے مثال کارنامے تھے کہ جن کی عظمت و شان نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مجدِدِ وقت کے مقامِ عالی پر فائز کر دیا۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔

خراجِ عقیدت بذریعۂ منقبت

محدث صوفی شیخ ابو العباس اَقْلِشی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت سیدنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اشعار میں خراج عقیدت یوں پیش کرتے ہیں:

اَبَاحَامِدٍ اَنْتَ الْمُخَصَّصُ بِالْحَمْد وَاَنْتَ الَّذِیْ عَلَّمْتَنَا سُنَنَ الرُّشْد

وَضَعْتَ لَنَا الْاِحْیَاءَ یُحْیِیْ نُفُوْسَنَا وَیُنْقِذُنَا مِنْ طَاعَةِ الْمَارِدِ الْمُرْدِیْ

ترجمہ: (1) اے ابو حامد! آپ تعریف میں منفرد و ممتاز ہیں، آپ نے ہمیں ہدایت

www.dawateislami.net

کے راستے بتائے۔(2) ہمارے لئے اِحْیاءُ الْعُلُوْم لکھی جو ہماری جانوں کو زندگی دیتی اور ہمیں سرکش و نافرمان کی پیروی سے روکتی ہے۔[1]

قبولیتِ دعا کے لئے امام غزالی کا وسیلہ

حضرت سیّدنا امام ابوالحسن شاذِلی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه سے منقول ہے کہ ''جسے اللہ پاک سے کوئی حاجت ہو وہ امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کے وسیلے سے دعا کرے۔''[2]

اعلیٰ حضرت کی امام غزالی سے عقیدت کا انداز

سیّدنا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن آپ کا قول نقل کرتے ہوئے ان الفاظ سے یاد فرماتے ہیں: اَلْاِمَام، **حُجَّةُ الْاِسْلَام، حَکِیْمُ الْاُمَّة، کَاشِفُ الْغُمَّة** ابو حامد محمد بن محمد بن محمد الغزالی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه)[3]

منقبتِ امام غزالی بزبانِ امیرِ اہلسنت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه سے بے پناہ عقیدت رکھتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه کے علمی احسانات کو تسلیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حجۃ الاسلام حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه

---

1 ... مراٰۃ الجنان، سنۃ خمس وخمس مائۃ، ۳/۱۳۷

2 ... مراٰۃ الجنان، سنۃ ثمان وخمس مائۃ، ۳/۲۴۹

3 ... فتاویٰ رضویہ، ۴/۵۲۸

www.dawateislami.net

کا مجھ پر بڑا احسان ہے۔ اگر امام غزالی کی کتب مطالعے میں نہ آتیں تو میں برباد ہو جاتا۔ اسی لئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اکثر اپنے بیانات و مدنی مذاکروں میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتب ''احیاء العلوم''منہاج العابدین وغیرہ پڑھنے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جو مدنی انعامات کا رسالہ مرتب فرمایا ہے اس میں اپنے مریدین و معتقدین کو احیاء العلوم اور منہاج العابدین وغیرہ پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے نیز دعوتِ اسلامی کے شعبہ ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ'' سے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتب کے ترجمے کی خصوصی فرمائش کی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس وقت تک حضرت سیّدنا امام محمد غزالی کی کئی کتب مثلاً ''احیاءُ العلوم''، ''مکاشفۃُ القلوب'' ''منہاج العابدین'' اور ''لباب الاحیاء'' کا ترجمہ چھپ کر شائع ہو چکا ہے جو **مکتبۃ المدینہ** سے بآسانی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں استغاثہ و خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے ایک منقبت بھی تحریر فرمائی ہے، آپ بھی ملاحظہ فرمایئے:

تیرے در پہ آؤں امام غزالی ترا فیض پاؤں امام غزالی!
امام غزالی! ترے در پہ آکر مقدر جگاؤں امام غزالی!
لئے خالی جھولی میں در پہ کھڑا ہوں نہ مایوس جاؤں امام غزالی!

www.dawateislami.net

ترے در سے تقویٰ کی اے کاش! آقا! میں خیرات پاؤں امام غزالی!
امام تصوف! سب امراضِ دل سے خلاصی میں پاؤں امام غزالی!
مری روحِ بیمار کا کیجئے چارہ کہ صحت میں پاؤں امام غزالی!
تری دینی خدمات اللہ اکبر! میں قربان جاؤں امام غزالی!
کرم ایسا کر دو خدا کی عبادت کی لذت میں پاؤں امام غزالی!
کرم ایسا کر دو کہ سجدوں کا میں بھی شہا! لطف اٹھاؤں امام غزالی!
تو ایسا گما عشقِ حق میں نہ ہرگز پتا اپنا پاؤں امام غزالی!
کرم! وقتِ رحلت ہے کلمے سے محروم کہیں مر نہ جاؤں امام غزالی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ملفوظاتِ امام غزالی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام وہ عظیم ہستیاں ہیں جنہوں نے اللہ پاک کی رضا اور خدمتِ دینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے اپنی زندگیاں وقف فرما دیں۔ ریاضات و مجاہدات کے ذریعے اپنی نفسانی خواہشات کی اصلاح فرمائی، دل کی پاکیزگی پر اس قدر توجہ فرمائی کہ ان بزرگانِ دین کے قلوب دوسرے انسانوں کے لئے آئینہ بن گئے۔ گہرا مطالعہ پھر حاصلِ مطالعہ کو گفتگو کا حصہ بنا کر طلبہ کے ذہن میں اتار دینے کے فن پر امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو عبور حاصل تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وعظ و نصیحت موتیوں کی طرح چمکدار

www.dawateislami.net

اور مشک کی طرح خوشبو دار ہوا کرتی، اخلاص کی چاشنی، حسنِ نیت کی مہک اور زہد و تقویٰ کی چمک کے سبب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے جملے نفس و شیطان کے وار کو ناکام بنانے والے ہتھیار ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ملفوظات اپنی اصلاح کا جذبہ بڑھانے اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے کی ہمت بڑھانے میں بے حد معاون ثابت ہوں گے۔ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں میں سے چند پھول ملاحظہ فرمائیے:

جنت و جہنم کے دروازے

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پیٹ اور شرم گاہ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور ان کی اصل شکم سیری ہے، عاجزی و انکساری جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور ان کی اصل بھوک ہے جس نے جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ بند کر دیا بے شک اس نے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول لیا۔ کیونکہ یہ دونوں (بھوک اور شکم سیری) ایک دوسرے کے مدِ مقابل ہیں، ایک سے قریب ہونا دوسرے سے دور کر دیتا ہے۔[1]

سعادت و شقاوت کا دار و مدار

سعادت کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ بندہ اپنے نفس پر قابو پالے اور بد بختی کا مدار اس بات پر ہے کہ بندے کا نفس اس پر غلبہ پالے۔[2]

1 ...اتحاف السادۃ المتقین، المقدمۃ، الفصل الخامس عشر ذکر شیء من کلماتہ...الخ، ۱/ ۳۱

2 ...اتحاف السادۃ المتقین، المقدمۃ، الفصل الخامس عشر ذکر شیء من کلماتہ...الخ، ۱/ ۳۱

www.dawateislami.net

محروم کون؟

اگر تو معرفتِ الٰہی کا مشتاق نہیں ہے تو تُو معذور ہے کیونکہ تیری نگاہ مشاہدے کی لذت سے نا آشنا ہے۔ بچہ کبھی مملکت کا خواہش مند نہیں ہوتا کیونکہ شوق مزہ چکھنے کے بعد ہوتا ہے، جس نے ذائقہ نہ چکھا وہ عارف نہیں ہو سکتا، جو عارف نہیں وہ مشتاق نہیں ہو سکتا، جو مشتاق نہیں وہ طلب نہیں کرتا، جو طلب نہیں کرتا وہ حاصل نہیں کرتا اور جو ادراک نہیں کرتا وہ محرومین کے ساتھ اَسْفَلُ السّٰفلین میں رہ جائے گا۔(1)

علمائے دنیا و علمائے آخرت کی پہچان

علمائے آخرت کی پہچان یہ ہے کہ وہ پُر سکون رہنے اور عاجزی و انکساری کرنے والے ہونگے، کثرت سے ہنسی مذاق کرنا، گفتگو میں مہارت رکھنا یعنی چرب زبان ہونا غفلت و دکھاوے کی علامت ہے اور دنیادار لوگوں کی یہی نشانی ہے۔(2)

تکمیلِ حاجت کا نایاب طریقہ

جو چاہتا ہے کہ اس کی حاجت پوری ہو تو حاجت کی تکمیل کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ وہ اس دن کھانا نہ کھائے یہاں تک کہ اس کی حاجت پوری ہو جائے اگرچہ اس دوران غروبِ آفتاب ہی کیوں نہ ہو جائے۔(3)

---

1. ...اتحاف السادۃ المتقین، المقدمۃ، الفصل الخامس عشر ذکر شیء من کلماتہ ۔۔۔ الخ، ۱/۳۱
2. ...اتحاف السادۃ المتقین، المقدمۃ، الفصل الخامس عشر ذکر شیء من کلماتہ ۔۔۔ الخ، ۱/۳۲
3. ...اتحاف السادۃ المتقین، المقدمۃ، الفصل الخامس عشر ذکر شیء من کلماتہ ۔۔۔ الخ، ۱/۳۲

www.dawateislami.net

حصولِ غنا کے لئے امام غزالی کی دعا

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ایک دعا منقول ہے جس کا اہلِ عرفان نے ایامِ فاقہ میں تجربہ بھی کیا اور کامل پایا وہ یہ ہے: اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَاحَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ بِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِیَتِكَ وَ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ جو نمازِ جمعہ کے بعد پابندی کے ساتھ یہ دعا پڑھے اللہ پاک اس کو مخلوق اور رزق سے بے نیاز فرما دے گا اور ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو گا۔ (1)

اُخروی کامیابی کے لئے ضروری امور

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: موت کے وقت بندے کے ساتھ تین صفات قائم ہوتی ہیں 1: تصفیۂ قلب یعنی دنیاوی میل کچیل سے دل کا پاک وطاہر ہونا، 2: ذکر اللہ سے اُنسیت و محبت، 3: بندے کی محبت کا مرکز و محور اللہ پاک کی ذات ہو۔ دل کی پاکیزگی صرف معرفتِ الٰہی ہی سے حاصل ہوتی ہے اور معرفتِ الٰہی کا حصول ذکر و فکر پر مُداوَمت کے بغیر ممکن نہیں اور یہ تینوں صفات منجیات (نجات دینے والے امور) میں سے ہیں۔ (2)

دین کے دو حصے

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”دین کے دو حصے ہیں:“

---

1 ...اتحاف السادۃ المتقین، المقدمۃ، الفصل الخامس عشر ذکر شیء من کلماتہ۔۔۔الخ، ۱/۳۲

2 ...روح البیان، پ۱۵ الاسراء، تحت الآیۃ: ۵، ۷/۲۰۵

(۱): ترک مَناہی یعنی اللہ پاک کے منع کئے ہوئے کاموں سے رک جانا، (۲): فعل الطاعات یعنی نیکی کے کاموں کو بجالانا۔ نیکی پر ہر کوئی قادر ہے لیکن خواہشات کو ترک کرنے پر صرف صِدِّیقین ہی قادر ہیں، اسی لئے ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مہاجر وہ ہے جس نے برائی سے ہجرت کی اور مجاہد وہ ہے جس نے اپنی خواہشات کے خلاف جہاد کیا۔[1]

مرشِد کامل کے 25 اوصاف

حجۃ الاسلام حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کامل مرشِد کے اوصاف یوں بیان فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نائب جس کو مرشِد بنایا جائے، اس کیلئے شرط ہے کہ وہ عالم ہو۔ لیکن ہر عالم بھی مرشِدِ کامل نہیں ہوسکتا۔ اس کام کے لائق وہی شخص ہوسکتا ہے۔ جس میں چند مخصوص صِفات ہوں۔ یہاں ہم اِجمالی طور پر چند اَوصاف بیان کرتے ہیں تاکہ ہر سَر پھرا یا گمراہ شخص مرشِد و رَہبر بننے کا دعویٰ نہ کرسکے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مرشِدِ کامل وہی ہوسکتا ہے۔ (۱) جو دنیا کی مَحبّت اور دُنیوی عزت و مرتبے کی چاہت سے منہ موڑ چکا ہو (۲) ایسے کامل مرشِد سے بیعَت کرچکا ہو جس کا سلسلہ حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچتا ہو (۳) اس شخص نے رِیاضت کی ہو (۴) حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی تعمیل

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، الغزالی ۔۔۔ الخ، ۱۴/ ۳۳۰

www.dawateislami.net

کا مظہر (یعنی اَحکاماتِ الٰہیہ کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ سنن نبوّیہ کی پیروی کرنے اور کروانے کی بھی روشن نظیر) ہو(۵)وہ شخص تھوڑا کھانا کھاتا ہو(۶) تھوڑی نیند کرتا ہو(۷)زیادہ نمازیں پڑھتا ہو(۸)زیادہ روزے رکھتا ہو(۹)خوب صَدَقہ و خیرات کرتا ہو (۱۰) اس کی طبیعت میں تمام اچھے اخلاق ہونے چاہئیں (۱۱) صَبر (۱۲) شُکر (۱۳) توکُّل (۱۴)یقین (۱۵) سخاوت (۱۶) قناعت (۱۷) امانت (۱۸) حِلم (۱۹) حیا (۲۰) سکون (۲۱) سچائی (۲۲) انکساری (۲۳) وقار (۲۴) فرمانبرداری (۲۵) اسی قسم کے دیگر فضائل اس کی سیرت و کردار کا جُزو ہوں۔ اب یہ شخص انوارِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسا مُنَوَّر ہونا چاہئے کہ جس کی اقتدا کی جائے۔ لیکن ایسے پیر بڑی مشکل سے ملتے ہیں۔ اگر یہ دولت کسی کو حاصل ہو جائے اور یہ توفیق نصیب ہو جائے کہ ایسا کامل مرشِد مل گیا اور وہ مرشِد اسے اپنے مریدوں میں شامل بھی کرلے تو اس مرید کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے مرشِد کا ظاہری و باطنی اَدب کرے۔[1]

اللہ کی محبت اور دنیاوی محبت کی پہچان

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص باورچی سے اس لئے محبّت کرے کہ اس سے اچھا کھانا پکوا کر فقراء کو بانٹے تو یہ اللہ پاک کے لئے محبّت ہے اور اگر عالمِ دین سے اس لئے محبّت کرے کہ اس سے علمِ دین سیکھ کر دنیا کمائے تو یہ دنیا کے لئے محبّت ہے۔[2]

1 ... مجموعۃ رسائل امام غزالی ایھاالولد، خطبۃالرسالۃ، ص ۲۶۲

2 ... اشعۃ اللمعات، ۱/ ۶۷

ولی اللہ کون؟

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ہر عالمِ دین متقی ولی اللہ ہے اگر متقی عالم ولی نہ ہو تو کوئی بھی ولی نہیں ہے۔ (1)

جو خوش نصیب حضرات ان بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کی حیاتِ ظاہری میں ان کی صحبت میں رہے انہوں نے اپنے ظاہر و باطن کو ان کے پاکیزہ فرامین کی روشنی میں سنوارا اور آنے والی نسلوں کی ہدایت کے لئے ان فرامین کو تحریر کی صورت میں محفوظ فرما گئے۔ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی انہیں نابغۂ روزگار شخصیات میں سے ہیں کہ جن کے اقوال کو اگر عملی جامہ پہنایا جائے تو ہماری دنیا و آخرت سنور جائے۔ اللہ پاک ہمیں بزرگانِ دین کے اقوال پر عمل کرنے اور افعال کی پیروی کرنے اور ان کی تعلیمات کو اپنانے دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پوری زندگی کا نچوڑ

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر اس قدر کٹھن اور صبر آزما مجاہدات انوار و تجلیات کے مشاہدات کی برکت سے اللہ پاک کی بارگاہ سے جو انعامات عطا

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۱۴۰

www.dawateislami.net

ہوئے اس کا ایک اثر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تحریر میں بھی نظر آتا ہے۔ باطن کی صفائی کے سلسلے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جو تجربات ہوئے اسے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف **"احیاء العلوم"** میں بیان فرمادیا ہے۔ باطنی امراض کا یہ علاج آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پوری زندگی کا نچوڑ ہے، آپ بھی ان چار مدنی پھولوں کو ذہن نشین کرلیجئے:

(1) کامل مرشد کی صحبت اختیار کیجئے: پیر و مرشد جن عیوب کی نشاندہی کریں ان کے متعلق فکر کرے اور جو علاج بتائیں اس پر سختی سے عمل کرے۔

(2) دین دار دوست بنائیے: صاحبِ بصیرت اور دین دار دوست کو تلاش کرکے اپنے نفس پر نگران مقرر کیجئے تاکہ وہ عُیُوب کی نشاندہی کرسکے۔ امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پہلے دین دار لوگوں کی یہ خواہش ہوا کرتی تھی کہ وہ دوسروں کے بتانے سے اپنے عُیُوب پر مُطَّلع ہوں، لیکن اب ایسا دور آگیا ہے کہ ہمیں نصیحت کرنے اور ہمارے عیبوں پر مُطَّلِع کرنے والا ہمیں سب سے زیادہ ناپسند ہوتا ہے اور یہ بات ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اب حالت یہ ہے کہ کوئی ہمیں ہمارے عُیُوب پر مُطَّلِع کرے تو ہمیں یہ سن کر خوشی نہیں ہوتی اور نہ ہی ہم اس کے کہنے پر اُن عُیُوب کو دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ہم نصیحت کرنے والے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ تم میں بھی تو فلاں فلاں عیب ہیں۔ اس طرح ہم اس کی بات سے نصیحت حاصل کرنے کی بجائے اس کی

www.dawateislami.net

دشمنی مَول لیتے ہیں۔

ناصحامت کر نصیحت دل مرا گھبرائے ہے　　　دشمن اس کو جانتا ہوں جو مجھے سمجھائے ہے

اس عیب جوئی کی وجہ دل کی سختی ہے جس کا نتیجہ گناہوں کی کثرت کی صورت میں سامنے آتا ہے اور اِن سب کی اصل ایمان کی کمزوری ہے۔ ہم بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمیں رُشد و ہدایت عطا فرمائے، ہمیں ہمارے عُیُوب سے باخبر اور اُن کے علاج میں مَشْغُول رکھے اور ہمیں اُن لوگوں کا شکریہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو ہمیں ہماری برائیوں پر مطلع کریں۔

(3) دشمنوں کی زبان سے اپنے عُیُوب جانیے: کیوں کہ دشمن عُیُوب کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔ امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شاید اِسی وجہ سے اِنسان اکثر تعریف کرنے والے چاپلوس دوست جو اس کی خوشامد میں لگا رہتا ہے اور اس کے عُیُوب کو چُھپا کر رکھتا ہے اِس کے مقابلے میں عَیب نکالنے والے دشمن سے زیادہ نفع اُٹھاتا ہے مگر انسان فطری طور پر دشمن کو جھوٹا قرار دیتا اور اس کی بات کو حسد پر مَحْمول کرتا ہے لیکن صاحبِ بصیرت شخص دشمنوں کی باتوں سے ضرور فائدہ اٹھاتا ہے کیونکہ برائیاں لازماً اُن کی زبان پر آجاتی ہیں جنہیں معلوم کرکے وہ خود سے اُن برائیوں کو دُور کرلیتا ہے۔

(4) لوگوں میں پائے جانے والے عیوب خود میں تلاش کیجیے: لوگوں میں پائے جانے والے عُیُوب اپنی ذات میں تلاش کیجیے۔ امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تمام

www.dawateislami.net

لوگ اِسی طرح دوسروں کو دیکھ کر اُن میں جو ناپسندیدہ باتیں ہوں اُن کو اپنی ذات سے دُور کریں تو انہیں کسی ادب سکھانے والے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام غزالی اور عقائد و اعمال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی پوری زندگی دینِ اسلام کی خدمت کی، اس کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کی سرکوبی کی اور لوگوں کے عقائد و اعمال کی درستی میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ان پر خلوص کوششوں کو بارگاہِ الٰہی و بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں قبولیت کا مقام حاصل ہوا۔ ذیل میں حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے چند عقائد و نظریات کا تذکرہ کیا جارہا ہے آپ بھی ملاحظہ فرمائیں اور اپنے عقائد کی اصلاح کرنے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔

تبرکاتِ نبویہ سے حصولِ برکت

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تبرکات سے حصولِ برکت کی ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: سات چشمے ہیں جن سے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو اور غسل فرمایا اور پانی نوش فرمایا تم ان چشموں سے برکت اور شفا کے حصول کے لئے ان سے استفادہ کرو۔ [2]

---

1 ...احیاء علوم الدین، کتاب ریاضۃ النفس ۔۔۔ الخ، بیان الطرق الذی یعرف بہ الانسان عیوب نفسہ، ۳/۹۷ ملخصاً

2 ... احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الحج ۔۔۔ الخ، الباب الثانی فی ترتیب الاعمال الظاہرۃ ۔۔۔ الخ، ۱/۳۴۸

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زیرِ استعمال تبرکات کا ادب و احترام کرنا اور ان سے برکت حاصل کرنا ہمارے اَسلاف کا شعار و طریقۂ کار تھا اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُقدّس معمولات میں ہمارے لئے یہ مدنی پھول ہے کہ تبرکاتِ نبویہ کا بے انتہا ادب و احترام کیا جائے اور ان سے خوب خوب برکت حاصل کی جائے۔ حصولِ برکت کے لئے دو جلیل القدر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا عمل ملاحظہ فرمایئے اور تبرکاتِ نبویہ سے حصولِ برکت کا ذہن بنایئے:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے بارے میں منقول ہے کہ منبر شریف پر جس جگہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہوتے تھے خاص اس جگہ پر اپنا ہاتھ پھیر کر اپنے چہرے پر مسح کیا کرتے تھے۔[1]

حضرت سیّدنا سیار بن طلق یمامی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک بار نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللہ! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مجھے اپنے پیراہن شریف کا ایک ٹکڑا عنایت فرمایئے میں اس سے اپنا دل بہلایا کروں گا۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی درخواست منظور فرما کر ان کو پیراہن شریف کا ایک ٹکڑا دے دیا۔ ان کے پوتے حضرت سیّدنا محمد بن جابر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میرے والد کہتے تھے کہ وہ مقدس ٹکڑا ہمارے پاس تھا اور ہم اس کو دھو کر بغرضِ شفاء بیماروں کو پلایا کرتے تھے۔[2]

---

1 ... الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، فصل ومن اعظامه واکباره... الخ، ۲/۵۷

2 ... الاصابة، سیار بن طلق الیمامی، ۳/۱۹۵

www.dawateislami.net

اللہ پاک ہمیں بھی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے تبرکات کا احترام کرنے اور ان سے برکت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْنْ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرات شیخین کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کا طریقہ

حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ شیخین کریمین (حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما) کے مزار پر حاضری کا ادب سکھاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: روضۂ رسول سے ایک گز کے فاصلے پر ہٹ کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر سلام بھیجے کیونکہ ان کا سرِ مبارک نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کندھے مبارک کے پاس ہے اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا سر مبارک امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے کندھے مبارک کے پاس ہے، پھر ایک گز کے فاصلے پر ہٹ کر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر سلام بھیجے اور دونوں پر اس طرح سلام بھیجے: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَ الْمُعَاوِنَیْنِ لَہٗ عَلَی الْقِیَامِ بِالدِّیْنِ مَادَامَ حَیًّا وَالْقَائِمَیْنِ فِیْ اُمَّتِہٖ بَعْدَہٗ بِاُمُوْرِ الدِّیْنِ تَتَّبِعَانِ فِیْ ذٰلِکَ اٰثَارَہٗ وَ تَعْمَلَانِ بِسُنَّتِہٖ، فَجَزَاکُمَا اللّٰہُ خَیْرَ مَا جَزٰی وَزِیْرَیْ نَبِیٍّ عَنْ دِیْنِہٖ "یعنی اے نائبینِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اور آپ صَلَّی

www.dawateislami.net

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں دین کے معاملہ میں مدد کرنے والو! اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کے بعد اُمَّت میں امورِ دین قائم کرنے والو! تم پر سلام ہو اس سلسلہ میں تم نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم پر چلے اور آپ کی سنت کے مطابق عمل کیا، اللہ پاک نے کسی نبی کے دو وزیروں کو اس کے دین کے اعتبار سے جو جزا دی ہے تمہیں اس سے بہتر جزا عطا فرمائے۔

پھر لوٹ کر نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور اور ستون (جو کہ امام غزالی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دور میں تھا) کے درمیان آپ کے سرِ انور کے سامنے کھڑا ہو کر قبلہ کی طرف منہ کرے اور اللہ پاک کی حمد اور بزرگی بیان کرے اور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے درود شریف پڑھے پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرے: ”اے اللہ پاک! تو نے ارشاد فرمایا ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔[1]

اے اللہ پاک! ہم نے تیرا فرمان سنا اور تیرے حکم کو مانا، تیرے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قصد کیا، اپنے گناہوں کے معاملہ میں ان کو شفیع بناتے ہیں جن

---

1 ...پ ۵، النسآء، آیت: ۶۴

www.dawateislami.net

گناہوں نے ہماری پیٹھ کو بوجھل کر دیا، ہم اپنی خطاؤں کا اعتراف کرتے ہیں اور اپنی لغزشوں سے توبہ کرتے ہیں، اے اللہ پاک! تو ہماری توبہ قبول فرما اور ہمارے حق میں اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سفارش قبول فرما، ان کی اس قدر و منزلت کے وسیلہ سے جو تیری بارگاہ میں ہے اور اس حق کے صدقے جو تجھ پر ہے۔

اے اللہ پاک! ہمارے مہاجرین و انصار کی بخشش فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما جو حالتِ ایمان میں ہم سے پہلے چلے گئے، اے اللہ پاک! اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر انور اور اپنے حرم شریف میں ہماری اس حاضری کو آخری حاضری نہ بنانا (بلکہ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے اپنی رحمت کے سبب بار بار اس در کی حاضری نصیب فرمانا)۔

زیارتِ مزارات کی ترغیب

حُجَّۃُ الاسلام حضرت سیّدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی مزید فرماتے ہیں: مستحب یہ ہے کہ روزانہ بارگاہِ رسالت میں سلام پیش کرنے کے بعد حضرت سیّدنا عثمان غنی، حضرت سیّدنا امام حسن، حضرت سیّدنا علی بن حسین، حضرت سیّدنا محمد بن علی، حضرت سیّدنا جعفر بن محمد رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزارات پر حاضر ہو اور مسجدِ فاطمہ میں نماز پڑھے، حضرت سیّدنا ابراہیم بن رسول اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی حضرت سیّدتنا صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی قبر

www.dawateislami.net

کی زیارت کرے، یہ تمام مزارات بقیع میں ہیں۔[1]

ریاضُ الجنّہ کی فضیلت

ریاضُ الجنّہ میں نماز ادا کرنے کی ترغیب دلاتے اور وہاں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر ریاضُ الجنّہ میں جائے اور وہاں نماز پڑھے اور جس قدر ممکن ہو کثرت سے دعا مانگے کیونکہ تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: "مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ" یعنی میری قبر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔"[2]

پھر منبر کے پاس دعا مانگے اور مستحب یہ ہے کہ اپنا ہاتھ نچلے پائے پر رکھے اور یہ بھی مستحب ہے کہ جمعرات کے دن نکلے اور شہداء کی قبروں کی زیارت کرے، صبح کی نماز مسجد نبوی میں ادا کرے اور زیارت کے لئے نکل جائے اور ظہر کی نماز کے لئے مسجد کی طرف لوٹ آئے تاکہ اس سے مسجد نبوی میں فرائض کی جماعت فوت نہ ہو جائے۔

---

1 ...احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الحج...الخ، الباب الثانی فی ترتیب الاعمال الظاهرة...الخ، ۱/ ۳۴۷

2 ...بخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مكة والمدينة، باب فضل ما بين القبر والمنبر، ۱/ ۴۰۲، حدیث: ۱۱۹۶

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیسے پیارے انداز سے ہمیں مزاراتِ صحابہ و صحابیات پر حاضری اور مقاماتِ مقدسہ پر دعا مانگنے کی ترغیب دلائی لیکن ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا کہ زیارات کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ جماعت ترک نہ ہو۔ سُبْحٰنَ اللہِ! بیشک باجماعت نماز ادا کرنا واجب ہے اور کسی سنّت یا مستحب کی وجہ سے جماعت ترک کر دینا بہت بری بات ہے لہٰذا مدنی التجا ہے کہ مقاماتِ مقدسہ کی زیارت ضرور کیجئے لیکن اس کی وجہ سے جماعت ترک نہ کیجئے اللہ پاک ہمیں ترکِ فرائض کے گناہ سے محفوظ فرمائے۔

امام غزالی کی امام اعظم سے عقیدت

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بے حد عقیدت و محبت رکھنے والے، ان کے مقامِ عالی کو جاننے اور تسلیم کرنے والے تھے اسی لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی مشہور و مستند کتاب "احیاء العلوم" میں جہاں ائمہ اربعہ کے تراجم و حالات بیان فرمائے ہیں وہاں امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذکرِ خیر ان الفاظ سے کیا ہے: "آپ نہایت درجہ عابد و زاہد اور عارِف باللہ تھے، اللہ (پاک) سے ڈرنے والے اور اپنے علم کے ذریعے اللہ (پاک) کی خوشنودی اور رضا چاہنے والے تھے۔"[1]

---

1 ... ردالمحتار، المقدمة، مطلب: يجوز تقليد المفضول... إلخ، ١/١٣٥، إحياء علوم الدين، كتاب العلم، الباب الثاني في العلم المحمود... إلخ، القسم الثاني في العلم المحمود... الخ، ١/٤٢ ملخصاً

www.dawateislami.net

ہمارے آقا سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ عقیدہ تھا کہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مزارِ مبارک میں حیات ہیں ہمارے کلام سماعت فرماتے اور ان کے جوابات بھی ارشاد فرماتے ہیں اسی لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے احیاء العلوم میں اور علامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مرقات میں فرمایا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ پر ہر نمازی اپنے دل میں حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حاضر جانے اور یہ جان کر سلام عرض کرے کہ میں حضور کو سلام کر رہا ہوں اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے جواب دے رہے ہیں۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ ہمارے اسلاف وبزرگانِ دین کا یہ عقیدہ تھا کہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حیات ہیں جیسا کہ علامہ آلوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نبیٔ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے جسم وروح کے ساتھ زندہ ہیں، آسمانوں اور زمینوں میں جہاں چاہیں سیر وتصرف فرماتے ہیں۔ (وصالِ ظاہری فرمانے کے بعد بھی) آپ کے جسمِ اطہر میں کوئی تغیّر نہیں ہوا۔ آپ لوگوں کی نگاہوں سے ایسے ہی پوشیدہ ہیں جیسے فرشتے زندہ ہیں مگر نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔[2]

---

1 ... احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الصلاۃ و مہماتہا، الباب الثالث فی الشروط الباطنۃ۔۔۔الخ، بیان تفصیل ما ینبغی أن یحضر۔۔۔الخ، ۱/ ۲۲۹

2 ...روح المعانی، پ ۲۲ الاحزاب، تحت الایۃ: ۴۰، ۲۲/ ۲۹۳

www.dawateislami.net

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عقیدۂ اہلسنت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: انبیاعَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی اپنی قبروں میں اُسی طرح بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں، جیسے دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں، جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں، تصدیقِ وعدۂ الٰہیہ کے لئے ایک آن کو اُن پر موت طاری ہوئی، پھر بدستور زندہ ہوگئے۔[1]

اللہ کی رحمت اولیا کے وسیلے سے ملتی ہے

جن مقامات کو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام و بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن سے نسبت ہو جائے وہ مقامات مقدس و متبرک ہو جاتے ہیں۔ ایسے مقامات پر ہر وقت رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا رہتا ہے اور یہی رحمت اولیائے کاملین و صالحین کے وسیلے سے ہم جیسے گنہگاروں تک پہنچتی ہے جیسا کہ حضرت سیّدنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: موقف (یعنی میدان عرفات) مقامِ شرف ہے اور رحمتِ الٰہی، اللہ پاک کی طرف سے زمین کے اَوتادوں کے عزیز دلوں کے واسطے سے تمام مخلوق تک پہنچتی ہے اور موقف کسی بھی وقت اَبدال و اَوتاد، صالحین اور اہلِ دل کے طبقہ سے خالی نہیں ہوتا۔[2]

ختمِ نبوت کے بارے میں امام غزالی کا فرمان

حجۃُ الاسلام حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کتاب الاقتصاد میں

---

1 ...بہارِ شریعت، ۱/۵۸

2 ...احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الحج، الباب الثالث فی الاداب الرقیقۃ، ۱/۳۵۹

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: تمام اُمَّتِ مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام اُمَّت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں تو جو شخص لفظِ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بکواس یا سرسامی کی بہکی ہوئی بات ہے۔ اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نصِّ قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں اُمَّت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔ (1)

آنا جانا میرے حضور کا

حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے تصرف واختیار کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ارواحِ مقدسہ کے ساتھ تمام عالمین میں سیر کرنے کا اختیار ہے اور کثیر اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم نے اس کا مشاہدہ بھی کیا ہے۔ (2)

دنیا حضور کی جاگیر ہے

رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے رب کی عطا سے مالکِ جنت ہیں، جنت

---

1 ... الاقتصاد فی الاعتقاد امام غزالی، ص ۱۱۴، فتاوی رضویہ، ۱۴/ ۳۳۴ ملخصاً

2 ... روح البیان، پ ۲۹، الملک، تحت الآیۃ: ۳۰، ۱۰/ ۹۹

www.dawateislami.net

عطا فرمانے والے ہیں، جسے چاہیں اور جو چاہیں عطا فرمائیں جیسا کہ حجۃ الاسلام حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَنَّہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کَانَ یُقْطِعُ اَرْضَ الْجَنَّۃِ، فَاَرْضُ الدُّنْیَا اَوْلٰی یعنی اللہ پاک نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جنت کی زمینوں کا مالک کر دیا ہے، تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دنیا کی زمینوں کے بدرجہ اَوْلیٰ مالک ہیں۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے لے کر آج تک تمام اہلِ حق کا یہی عقیدہ ہے کہ بے شک ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی عطا سے دونوں جہاں کے مالک ہیں جسے جو چاہیں اور جب چاہیں عطا فرما دیں، صحابۂ کرام، تابعینِ عظام، اولیائے کرام، ائمہ مجتہدین اور تمام امتِ مسلمہ کا یہ طریقۂ کار ہے کہ وہ ہر خوشی و غمی میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اِستِغاثہ پیش کرتے ہیں اور حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری پکار سن کر ہمارے غموں کا مداوا بھی فرماتے ہیں، اپنے ایمان کو جِلا دینے اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کے جذبے کو مزید ابھارنے کے لئے عطائے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک ایمان افروز واقعہ ملاحظہ فرمائیے:

انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوگئے

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم 6 ہجری میں عمرہ کا ارادہ کرکے مدینۂ منورہ سے مکۂ مکرمہ کے لئے روانہ ہوئے اور حدیبیہ کے میدان میں آپ نے قیام

[1] ...سبل الهدی والرشاد، الباب السابع فیما اختص به عن امته من المباحات...الخ، ۱۰/۴۳۷

www.dawateislami.net

فرمایا: اس دن لوگ پانی کی قلت کی وجہ سے شدید پیاسے تھے۔ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے ایک پانی کا برتن تھا جس سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وضو فرما رہے تھے۔ اسی اثنا میں تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہو گئے۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: جو پانی آپ کے سامنے ہے اس کے علاوہ ہمارے پاس نہ وضو کے لئے پانی ہے اور نہ پینے کے لئے، (اس وقت رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دریائے رحمت جوش میں آیا اور) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس برتن میں اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک انگلیوں سے نہروں کی طرح پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔ لوگوں نے وضو و غسل بھی کیا اور سیراب بھی ہو گئے۔ حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت تم لوگ کتنے آدمی تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ پندرہ سو (1500) کی تعداد میں تھے مگر پانی اس قدر زیادہ تھا کہ ''لَوْ کُنَّا مِائَۃَ اَلْفٍ لَکَفَانَا'' یعنی اگر ہم لوگ ایک لاکھ بھی ہوتے تو سب کو یہ پانی کافی ہو جاتا۔ [1]

سرکار عَلَیْہِ السَّلَام کے اس معجزے کے بارے میں حَکِیْمُ الْاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور انور کا یہ معجزہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے

1 ...بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ...الخ، ۳/۶۹، حدیث: ۴۱۵۲

www.dawateislami.net

اس معجزے سے افضل ہے کہ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے پتھر پر عصا مارا تو اس سے پانی کے بارہ چشمے جاری ہو گئے کیونکہ پتھر سے پانی جاری کر دینا واقعی معجزہ ہے مگر انگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دینا بڑا معجزہ۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا:

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

خوش نصیب تھے یہ حضرات جنہیں اس پانی سے وضو نصیب ہوا جس سے ان کے ظاہر باطن دونوں پاک ہوئے، تمام پانیوں سے حتی کہ آبِ زمزم سے بھی یہ پانی افضل تھا۔[1]

امام غزالی کی ایک نصیحت

وہ وَاعظین جو مُشاجَرَاتِ صحابہ و واقعۂ کربلا بیان کرتے وقت ہر معتبر و غیرِ معتبر حکایت و روایت بغیر تنبیہ و تصریح کے بیان کر دیتے ہیں، حضرت سیِّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ان واعظین کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: واعظین و مقررین پر واقعہ کربلا اور مشاجراتِ صحابہ کی (غیرِ معتبر) روایات و حکایات بیان کرنا حرام ہے کیونکہ ان روایات و حکایات کے بیان کرنے سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر طعن و تشنیع اور دلوں میں بغضِ صحابہ کا پیش خیمہ بن جائے گا جبکہ تمام صحابۂ

1 ... مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۱۸۱

www.dawateislami.net

کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان دینِ متین کے نشان ہیں۔ ان کے مابین جو بھی اختلافات رہے ان کی درست تاویل کرنی ضروری ہے وہ حکومت وریاست کے طلبگار نہ تھے بلکہ ان کی یہ خطا خطائے اجتہادی تھی جیسا کہ روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ [1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اہلِ سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان قطعی جنتی ہیں اور کسی بھی صحابی کو طعن کا نشانہ بنانا یا کسی واقعہ کے تحت موردِ الزام ٹھہرانا کسی کے لئے بھی ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کا ذکر ہمیشہ خیر ہی سے کرنا چاہئے۔

ایک ہزار شمعیں

ذکرُ اللہ، میلادِ مصطفےٰ اور دیگر ذکرِ خیر کی محافل کے لئے چراغاں کرنا مستحب ہے اور اسلاف کا بھی یہ طریقہ کار رہا ہے کہ وہ ایسی محافل کو چراغاں اور دیگر اسبابِ زینت سے مزین فرماتے اور خوب برکتیں لوٹتے تھے۔

ذکرِ خیر کی محافل میں خرچ کرنے کی ایک مثال دیتے ہوئے حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ سیّد ابو علی روذباذی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ سے ایک حکایت نقل فرماتے ہیں: ایک بندہ صالح نے مجلسِ ذکر شریف ترتیب دی اور اس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں۔ ایک شخص ظاہر بین پہنچے اور یہ کیفیت دیکھ کر واپس جانے لگے۔ بانیٔ

---

1 ...روح البیان، پ ۲۸ الحشر، تحت الآیۃ: ۱۰، ۹/۴۳۷

www.dawateislami.net

مجلس نے ہاتھ پکڑا اور اندر لے جاکر فرمایا کہ جو شمع میں نے غیرِ خدا کے لئے روشن کی ہو وہ بجھا دیجئے۔ کوششیں کی جاتی تھیں اور کوئی شمع ٹھنڈی نہ ہوتی۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بعدِ وصال مدد

اہلِ حق کا یہی عقیدہ اور شعار رہا ہے کہ وہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے مدد طلب کرتے ہیں اور اپنے دامن گوہرِ مقصود بھر لیتے ہیں جیسا کہ حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بعدِ وصال اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے مدد فرمانے کے متعلق ایک حکایت نقل فرماتے ہیں چنانچہ

صاحب مزار نے مدد فرمائی

مکہ مکرّمہ کے ایک شافعی مُجاور کا کہنا ہے، مِصر میں ایک غریب شخص کے یہاں بچّے کی وِلادت ہوئی اُس نے ایک سماجی کارکُن سے رابِطہ کیا، وہ نومولود کے والِد کو لیکر کئی لوگوں سے ملا مگر کسی نے مالی امداد نہ کی، آخِر کار ایک مزار پر حاضِری دی، اُس سماجی کارکن نے کچھ اِس طرح فریاد کی: ”یا سیِّدی! اللّٰہ پاک آپ پر رحم فرمائے، آپ اپنی ظاہِری زندگی میں بہُت کچھ دیا کرتے تھے، آج کئی لوگوں سے نومولود کیلئے مانگا مگر کسی نے کچھ نہ دیا۔“ یہ کہنے کے بعد اُس سماجی کارکن نے ذاتی طور پر آدھا دِینار نومولود کے والِد کو اُدھار پیش کرتے ہوئے کہا: ”جب کبھی آپ

(1) ...احیاء علوم الدین، کتاب اداب الاکل، الباب الرابع فی آداب الضیافۃ، فصل یجمع اٰدابا ــــ الخ، ۲/۲۶ ملخصا

www.dawateislami.net

کے پاس پیسوں کی ترکیب بن جائے مجھے لوٹا دینا۔'' دونوں اپنے اپنے راستے ہو لئے۔ سماجی کارکن کو رات خواب میں صاحبِ مزار کا دیدار ہوا، فرمایا: آپ نے مجھ سے جو کہا وہ میں نے سُن لیا تھا مگر اُس وقت جواب دینے کی اجازت نہ تھی، میرے گھر والوں سے جا کر کہئے کہ وہ انگیٹھی (اَن۔گی۔ ٹھی) کے نیچے کی جگہ کھودیں، ایک مشکیزہ نکلے گا اُس میں 500 دِینار ہوں گے وہ ساری رقم اُس نومولود کے والِد کو پیش کردیجئے۔ چُنانچہ وہ صاحِبِ مزار کے گھر والوں کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ ان لوگوں نے نشاندہی کے مطابِق جگہ کھودی اور 500 دِینار نکال کر حاضِر کردیئے۔ سماجی کارکن نے کہا، یہ سب دینار آپ ہی کے ہیں، میرے خواب کا کیا اِعتبار! وہ بولے، جب ہمارے بُزُرگ دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی سخاوت کرتے ہیں تو ہم کیوں پیچھے ہٹیں! چُنانچہ ان لوگوں نے باِصرار وہ دِینار اُس سماجی کارکُن کو دیئے اور اس نے جا کر اُس نومولود کے والِد کو پیش کر دیئے اور سارا واقعہ سنایا۔ اُس غریب شخص نے آدھے دِینار سے قرضہ اُتارا اور آدھا دِینار اپنے پاس رکھتے ہوئے کہا: ''مجھے یہی کافی ہے۔'' باقی سب اُسی سماجی کارکُن کو دیتے ہوئے کہا، بقیّہ تمام دینار غریب و نادار لوگوں میں تقسیم فرمادیجئے۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پہلے کے لوگ بُزُرگوں کے بارے میں کس قَدَر اچّھا عقیدہ رکھتے تھے اور بوقتِ ضَرورت اُن سے اپنی حاجتیں طلب کرتے تھے۔ ان کا یہ ذہن بنا ہوا ہوتا تھا کہ اللہ والے بعطائے الٰہی مدد کیا

---

1 ...احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل...الخ، حکایات الاسخیاء، ۳/ ۳۰۹ ملخصاً

www.dawateislami.net

کرتے ہیں۔ بہرحال اولیاءُ اللہ رَحِمَهُمُ الله اپنے ربّ کائنات کی عنایات سے مزارات میں حیات ہوتے ہیں، آنے جانے والوں کی بات سنتے ہیں، ہدایت و اِستِعانت کرتے ہیں اسی لئے حجۃُ الاسلام حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں جس سے زندگی میں مدد مانگی جائے اس سے بعدِ وفات بھی مدد مانگی جائے۔(1)

مزید ایک اور مقام پر حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کی ارواحِ طیبہ کا حال یکساں نہیں بلکہ وہ اللہ پاک سے قرب اور زائرین کو نفع دینے میں اپنے معارف و اسرار کے مطابق ان کے درجات مختلف ہیں۔(2)

بدعتِ سیئہ

آج کل لوگوں کے درمیان کچھ نئے معمولات رائج ہیں جو لوگوں کے نزدیک جائز و مستحسن ہیں جیسا کہ نذر و نیاز کا اہتمام، اذان سے قبل درود و سلام پڑھنا، نبیِّ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا اسمِ گرامی سن کر انگوٹھے چومنا وغیرہ۔ لوگ ان معمولات پر حصولِ ثواب کی نیت سے عمل کرتے اور برکتیں لوٹتے ہیں۔ لیکن ایسے موقع پر شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کے دور میں تو یہ نیک کام نہیں تھے لہٰذا یہ نیک کام ناجائز و بدعت سیئہ ہوئے۔ ایسے شیطانی وسوسے کی کاٹ کرتے ہوئے حجۃ الاسلام حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے

---

1 ...اشعۃ اللمعات، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ۱/۷۶۲

2 ...ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ الجنازۃ، مطلب فی زیارۃ القبور، ۳/۱۷۸

www.dawateislami.net

ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے منقول نہ ہونا باعث ممانعت نہیں، بری تو وہ بدعت ہے جو کسی ایسی سنت کا رد کرے جس کو بجالانے کا حکم دیا گیا ہو۔[1]

ایک اور مقام پر حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ سب امور اگرچہ نو پید ہیں اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان و تابعین عظام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے منقول نہیں ہیں مگر ایسا بھی نہیں کہ ہر نئی بات ناجائز ہو، کیونکہ بہت ساری نئی باتیں اچھی ہیں، چنانچہ مذموم بدعت وہ ہوگی جو سنتِ رسول کے مخالف ہو۔[2]

اللہ پاک ہمیں تمام معمولاتِ اہلسنت کے متعلق شیطانی وسوسوں سے محفوظ فرمائے نیز ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام غزالی کی تصانیف

حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کئی علوم و فنون میں سینکڑوں کتب و رسائل تصنیف کیے، جن میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں: (1) اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن (2) اَلْاِمْلَاءُ عَلٰی مُشْکَلِ الْاِحْیَاء (اس کا دوسرا نام ''اَلْاَجْوِبَۃُ الْمُسْکِتَہ عَنِ

[1] ...احیاء علوم الدین، کتاب السماع والوجد، الباب الثانی المقام الثالث، ۲/ ۳۷۵ ملخصا

[2] ...کیمیائے سعادت، رکن دوم، اصل ہشتم آداب سماع ووجد، باب دوم آداب سماع، ۱/ ۴۵۸

www.dawateislami.net

الْاَسْئِلَۃِ الْمُبْھَمَہ“ ہے) (3) اَلْاَرْبَعِیْن (4) اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی (5) اَلْاِقْتِصَادُ فِی الْاِعْتِقَاد (6) اِلْجَامُ الْعَوَام عَنْ عِلْمِ الْکَلَام (7) اَسْرَارُ مُعَامَلَاتِ الدِّیْن (8) اَیُّھَا الْوَلَدْ (9) اَسْرَارُ الْاَنْوَارِ الْاِلٰھِیَّہ بِالْاٰیَاتِ الْمَتْلُوَّہ (10) بِدَایَۃُ الْھِدَایَہ (11) اَلْبَسِیْط فِی فُرُوْعِ الْمَذْھَب (12) تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن (13) تَلْبِیْسُ اِبْلِیْس [وَفِیْ ھَدْیَۃِ الْعَارِفِیْن : تَدْلِیْسُ اِبْلِیْس] (14) تَھَافُتُ الْفَلَاسِفَہ (15) تَفْسِیْرُ الْقُرْآنِ الْعَظِیْم (16) اَلْمُسْتَصْفٰی (17) اَلْمَنْخُوْل فِی الْاُصُوْل (18) اَلْمُنْقِذُ مِنَ الضَّلَال وَالْمُفْصِح عَنِ الْاَحْوَال (19) مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن اِلٰی جَنَّۃِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن (20) نَصِیْحَۃُ الْمُلُوْك (21) اَلْوَجِیْز فِی الْفُرُوْع (22) اَلْوَسِیْط فِی فُرُوْعِ الْفِقْه (23) عَقِیْدَۃُ اَھْلِ السُّنَّہ (24) اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن (25) مِنْھَاجُ الْعَارِفِیْن (26) مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب (27) مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن (28) کِیْمِیَائے سَعَادَت (فارسی) (29) عَجَائِبُ صُنْعِ اللّٰہ۔[1]

اِحْیَاءُ الْعُلُوْم علما و مشائخ کی نظر میں

حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے سفر بیت المقدس کے سلسلہ میں ”اَلْمُنْقِذُ مِنَ الضَّلَال وَ الْمُفْصِح عَنِ الْاَحْوَال“ میں صراحت کی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی اس مسافرت کا بیشتر حصہ بیت المقدس میں بسر ہوا اور اس سفر کا بہترین علمی سرمایہ اور آپ کی سب سے بلند پایہ کتاب اِحْیَاءُ الْعُلُوْم ہے جس کی مثال دنیا کی اخلاقی کتابوں میں ملنا مشکل ہے۔ اخلاقیات کے موضوع پر یہ ایک بے مثال کتاب ہے۔

1 . . . اتحاف السادة المتقین، المقدمة، الفصل التاسع عشر فی ذکر مصنفاته ۔۔۔ الخ، ۱/۳۷-۶۰ ملخصا

www.dawateislami.net

بعد کے مصنفین نے اخلاقیات کے موضوع پر جو کچھ لکھا ہے اس کا ماخذ اِحْیَاءُ الْعُلُوم ہے۔ مشہور ہے کہ آپ نے اس کی تصنیف کے لئے بیت المقدس میں جو جگہ منتخب کی تھی وہ قُبَّةُ الصَّخْرَة کا مشرقی گوشہ تھا اور آپ اس گوشہ میں معتکف تھے۔[1] ویسے تو حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی تمام ہی کتب علم کے درِ نایاب اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہیں مگر سب سے زیادہ شہرت پانے والی کتاب اِحْیَاءُ الْعُلُوم اپنی مثال آپ ہے۔ اس کا پورا نام "اِحْیَاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن" ہے مگر مشہور اِحْیَاءُ الْعُلُوم کے نام سے ہے۔ یہ کتاب ہر دور میں مشائخ وعارفین، اقطاب واولیا اور علما وصوفیا کی توجہ کا مرکز رہی ہے اور یہ معتبر ہستیاں اس کی قصیدہ خوانی میں رطب اللسان نظر آتی ہیں۔ ہر کسی نے اپنے اپنے انداز میں اس کی تعریف وتوصیف فرمائی ہے، چند اقوال ملاحظہ فرمایئے:

{1}... حضرت سیِّدُنا حافظ ابو الفضل عبد الرحیم عراقی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "حلال وحرام کی پہچان کے لئے اِحْیَاءُ الْعُلُوم اسلام کی اعلیٰ ترین کتب میں سے ہے۔"[2]

{2}... حضرت سیِّدُنا سیِّد کبیر علی بن ابو بکر سَقَّاف رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "اگر کافر اِحْیَاءُ الْعُلُوم کی ورق گردانی کرلے تو مسلمان ہو جائے۔ اس میں ایسا مخفی راز ہے جو دلوں کو مقناطیس کی طرح کھینچتا ہے۔"[3]

1... مقدمۂ احیاء العلوم (مترجم از علامہ فیض احمد اویسی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہ)، ۱/ ۲۱، ملخصاً

2... تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء علی ہامش احیاء علوم الدین، ۵/ ۳۵۸

3... تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء علی ھامش احیاء علوم الدین، ۵/ ۳۵۸

www.dawateislami.net

{3}...اِمامُ الْمُکَاشِفِیْن حضرت سیِّدُنا شیخ اکبر مُحْی الدِّین ابن عربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں اِحْیَاءُ الْعُلُوم کو کعبہ معظمہ کے سامنے بیٹھ کر پڑھا کرتا تھا۔ (1)

{4}...اِمامُ الْحَرَمَیْن کے شاگرد حضرت سیِّدُنا عبد الغافر بن اسماعیل فارسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اِحْیَاءُ الْعُلُوم جیسی کتاب پہلے کسی نے نہیں لکھی۔''(2)

{5} حضرت سیِّدُنا امام یحییٰ بن شرف نَوَوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (وفات ۶۷۶ھ) نے فرمایا: اِحْیَاءُ الْعُلُوم قرآن کریم سے بہت قریب ہے۔ (3)

{6}... تاج العارفین قطب الاولیا حضرت سیِّدُنا عبد اللہ عَیْدرُوس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اِحْیَاءُ الْعُلُوم تقریباً پوری حفظ تھی۔ آپ فرماتے ہیں: '' اِحْیَاءُ الْعُلُوم کو لازم پکڑلو۔ یہ اللہ پاک کی نظر رحمت اور رضا کا ذریعہ ہے تو جس نے اس سے محبت کی اور اس کا مطالعہ کرکے اس پر عمل کیا اس نے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ملائکہ و انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کی محبت کو پالیا اور اس نے شریعت، طریقت اور حقیقت کو دنیا و آخرت میں جمع کرلیا اور وہ ملک و ملکوت میں عالم ہوگیا۔'' نیز فرمایا: ''ہمارے لئے قرآن و سنت کے علاوہ کوئی راستہ و معیار نہیں اور ان کی مکمل تشریح و تفصیل سَیِّدُ الْمُصَنِّفِیْن بَقِیَّۃُ الْمُجْتَہِدِیْن حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی عظیم الشان تصنیف اِحْیَاءُ الْعُلُوم میں فرمادی ہے۔''(4)

1 ... اتحاف السادۃ المتقین، مقدمۃ الکتاب، ۱/۳۸

2 ... تاریخ ابن عساکر، ۵۵/۲۰۱

3 ... تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء علی ھامش احیاء علوم الدین، ۵/۳۵۹

4 ... تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء علی ھامش احیاء علوم الدین، ۵/۳۵۹

www.dawateislami.net

{7} ... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ عَیدَرُوس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھائی حضرت سیِّدُنا شیخ علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِحْیَاءُ الْعُلُوم کو 25 مرتبہ بالاستیعاب پڑھا۔ آپ ہر بار ختم کر کے فقرا و طلبا کی دعوت کرتے تھے۔ (1)

{8}... حضرت سیِّدُنا شیخ ابو محمد کازرونی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا دعویٰ تھا کہ ”اگر تمام علوم ناپید ہو جائیں تو میں اِحْیَاءُ الْعُلُوم سے سب کو نکال لوں گا۔“ (2)

---

1 ... تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء علی ھامش احیاء علوم الدین، ۳۶۰/۵

2 ... تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء علی ھامش احیاء علوم الدین، ۳۵۹/۵

www.dawateislami.net

فہرس

درود شریف کی فضیلت	1	ان جیسا مناظر کوئی نہیں	19
یہ اجنبی ہے کون؟	2	شیخ الجامعہ کا منصب	20
ولادتِ باسعادت	3	علومِ دینیہ کا مرکز جامعہ نظامیہ	20
نام ونسب اور کنیت	3	شانِ وعظ و تدریس	21
القابات	4	امام غزالی کے تلامذہ	21
میں غزّالی ہوں	5	کبار علمائے کرام بھی آپ کے شاگرد تھے	22
امام غزالی شافعی تھے	5	حضرت سیّدنا ابوالخطاب محفوظ بن احمد کا مختصر تعارف	23
والد ماجد کا شوقِ علمِ دین	6		
اے اللہ! میرے بیٹے کو فقیہ بنا	7	حضرت سیّدنا علی بن عقیل کا مختصر تعارف	24
والد گرامی کی وصیت اور وصال	8	رئیسِ کبیر	25
حیات امام غزالی کا پہلا دور: حصولِ علم	10	یادِ امام غزالی میں اشک باری	25
پہلا اہم ترین سبق	10	**تیسرا دور: مجاہدات، خلوت نشینی، بیعت**	27
پہلی درس گاہ	12	امام غزالی کی فکرِ آخرت	27
شوقِ علم جُرجان لے گیا	12	(۱) خواہشِ نفس پر پہلا وار	28
ایک جملے نے کایا پلٹ دی	12	(۲) راہِ سلوک کی ابتدا	30
نیشاپور کا سفر	15	شیخ ابو علی فارمذی کا تعارف	30
امامُ الحرمین کی بارگاہ میں حاضری	15	شیخ کی فرمانبرداری سے مقصود حاصل ہو گیا	30
300 طلبہ پر فائق ہو گئے	16	(۳) اصلاحِ قلب میں رات دن مصروف ہو گئے	32
غزالی علم کا دریا ہے	16	(۴) فریضۂ حج کی ادائیگی	33
اساتذۂ کرام	16	(۵) میں خواہشِ دنیا دل سے نکال چکا ہوں	34
قابلیت کا اعتراف	17	(۶) زہد اختیار کرنے کے بعد لباس کی کیفیت	35
امامُ الحرمین کا وصال	18	(۷) حصولِ مراد کے لئے سفر	37
دوسرا دور: تدریس	18	(۸) مجاہدات سے کیا حاصل ہوا	37

www.dawateislami.net

(۹) اچھی صحبت اختیار کرنے کی تاکید	38	(۲) امام الانبیا کی دست بوسی	59
خود پسندی سے بچتے ہوئے دمشق چھوڑ دیا	40	(۳) 70 حجابات عبور کرلئے	61
اصلاح کا جذبہ اور بے بسی کی کیفیت	40	**علما و مشائخ کے نزدیک امام غزالی کا مقام**	62
نیت صاف منزل آسان	40	صدیقیتِ عظمیٰ	62
دعوت قبول کرنے کا منفرد انداز	42	علوم کے قطب	62
اس وقت تک عالم نہ کہنا۔۔۔	43	کامل عقل والا ہی امام غزالی کو پہچان سکتا ہے	63
امام غزالی کی یادگار	44	امام غزالی جیسا نہیں دیکھا	63
مخلوقِ خدا کی خدمت زیادہ اہم ہے	45	ان کا مثل نہیں	63
آخری عمر میں بھی درس و تدریس	45	شافعیِ ثانی	63
علمِ حدیث کی رغبت	46	بے مثل ذہانت و فطانت	64
امام غزالی کی آخری نصیحت	47	امام غزالی مجدد تھے	64
سفرِ آخرت	48	پانچویں صدی کے مجدد	65
میرے رب کا حکم سر آنکھوں پر	49	امام غزالی کے تجدیدی کارنامے	65
جنازہ کون پڑھائے گا؟	49	خراجِ عقیدت بذریعۂ منقبت	66
مزار مبارک	51	قبولیتِ دعا کے لئے امام غزالی کا وسیلہ	67
وراثت و اولاد	51	اعلیٰ حضرت کی امام غزالی سے عقیدت کا انداز	67
مکھی پر رحم کرنا باعثِ مغفرت ہو گیا	51	منقبتِ امام غزالی بزبانِ امیرِ اہلسنت	67
بارگاہِ رسالت میں مقبولیت	52	**ملفوظاتِ امام غزالی**	69
کراماتِ امام غزالی	53	جنت و جہنم کے دروازے	70
(۱) بادشاہ کی حالت ابتر ہوگئی	54	سعادت و شقاوت کا دار و مدار	70
(۲) بعد وصال ایک کرامت	55	محروم کون؟	71
(۳) گستاخ کا انجام	55	علمائے دنیا و علمائے آخرت کی پہچان	71
(۴) پانچ کوڑوں کی سزا	56	تکمیلِ حاجت کا نایاب طریقہ	71
امام غزالی کی شان و عظمت	58	حصولِ غنا کے لئے امام غزالی کی دعا	72
(۱) قابلِ فخر ہستی	59	اخروی کامیابی کے لئے ضروری امور	72

www.dawateislami.net

دین کے دو حصے	72	اللہ کی رحمت اولیا کے وسیلے سے ملتی ہے	86
مرشد کامل کے 25 اوصاف	73	ختمِ نبوت کے بارے میں امام غزالی کا فرمان	86
اللہ کی محبت اور دنیاوی محبت کی پہچان	74	آنا جانا میرے حضور کا	87
ولی اللہ کون؟	75	دنیا حضور کی جاگیر ہے	87
پوری زندگی کا نچوڑ	75	انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوگئے	88
امام غزالی اور عقائد و اعمال	78	امام غزالی کی ایک نصیحت	90
تبرکاتِ نبویہ سے حصولِ برکت	78	ایک ہزار شمعیں	91
حضرات شیخین کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کا طریقہ	80	بعدِ وصال مدد	92
		صاحبِ مزار نے مدد فرمائی	92
زیارتِ مزارات کی ترغیب	82	بدعتِ سیئہ	94
ریاضُ الجنّۃ کی فضیلت	83	امام غزالی کی تصانیف	95
امام غزالی کی امام اعظم سے عقیدت	84	**احیاء العلوم علما و مشائخ کی نظر میں**	96
ہمارے آقا سنتے بھی ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں	85		

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی	سبل الھدی والرشاد	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۸ھ
روح البیان	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۰۵ھ	تاریخ اسلام للذھبی	دارالکتاب العربی بیروت، ۱۴۰۷ھ
روح المعانی	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۰ھ	الزواجر عن اقتراف الکبائر	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
صحیح بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ	السنن الکبری	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۶ھ
صحیح مسلم	دارالکتاب العربی بیروت، ۱۴۱۲ھ	سیر اعلام النبلاء	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۷ھ
سنن ترمذی	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ	اتحاف السادۃ المتقین	دارالکتب العلمیۃ بیروت
سنن ابوداؤد	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ	المنتظم	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۲ھ
سنن ابن ماجۃ	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ	وفیات الاعیان	داراحیاء التراث العربی، ۱۴۱۷ھ
فردوس الاخبار	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۸ھ	شذرات الذھب	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
المعجم الکبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ	مرآۃ الجنان	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۷ھ
شعب الایمان	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ	الدارس فی تاریخ المدارس	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۰ھ
کنزالعمال	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ	ذیل طبقات الحنابلۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۷ھ
کشف الخفاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۲ھ	طبقات الشافعیۃ الکبری	ھجر للطباعۃ والنشر
حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ	احیاء علوم الدین	دارصادر، ۱۴۰۱ء
تاریخ ابن عساکر	دارالفکر، ۱۴۱۵ھ	الثبات عند الممات	الکتب الثقافیۃ بیروت، ۱۴۰۶ھ
مرآۃ المناجیح	مکتبہ اسلامیہ لاہور	مجموعۃ رسائل الامام غزالی	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۴ھ
البدایۃ والنھایۃ	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۸ھ	الاصابۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۵ھ
ردالمحتار	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ	کیمیائے سعادت	انتشارات گنجینہ ایران
فتاوی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن	رحلۃ ابن بطوطۃ	داراحیاء العلوم بیروت، ۱۴۰۷ھ
بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی	کوثر الخیرات	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
الشفاء بتعریف حقوق المصطفی	مرکز اہلسنت برکات رضا	اردو دائرہ معارف اسلامیہ	دانش گاہ پنجاب لاہور
اشعۃ اللمعات	کوئٹہ	سفر محبت	فقیہ اعظم پبلی کیشنز

www.dawateislami.net

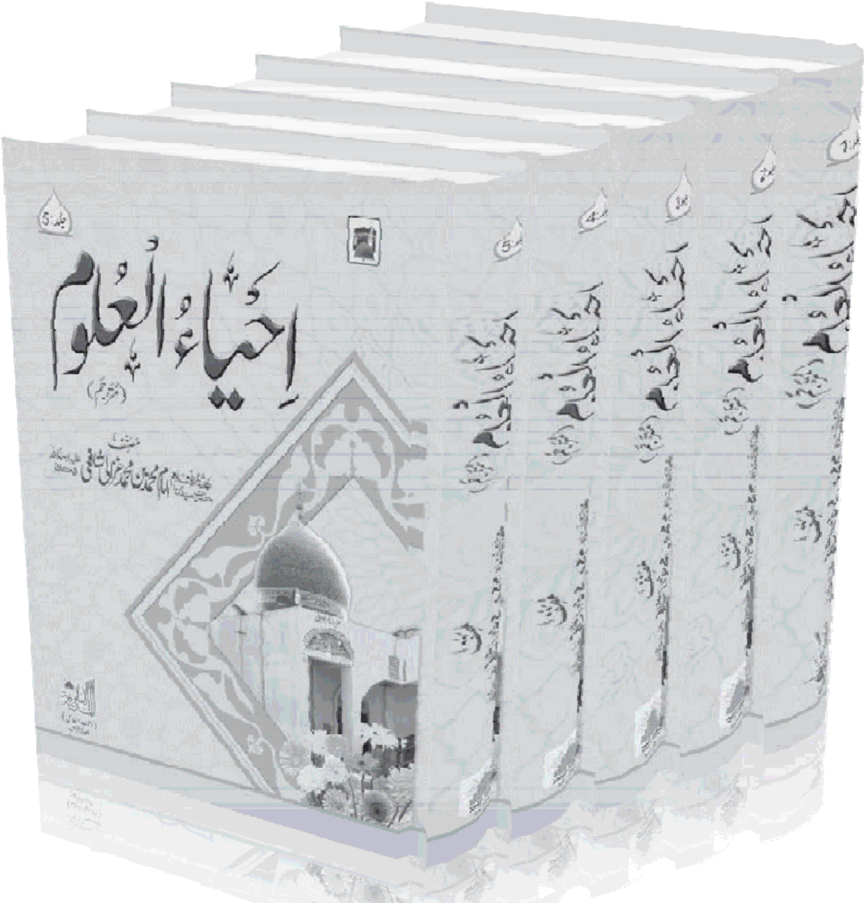

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''مَدَنی انعامات'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مَدَنی قافلوں'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

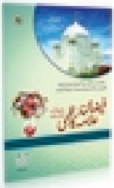
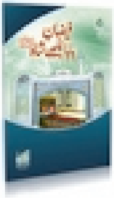
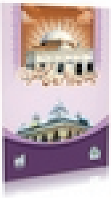

978-969-722-080-9
01012965

فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net